صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 18 اگست 2008 بمطابق 15 شعبان 1429 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَهِنُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ O إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ ٱلْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُۥ ۚ وَتِلْكَ ٱلْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ ٱلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ O وَلِيُمَحِّصَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَمْحَقَ ٱلْكَٰفِرِينَ۔

(ترجمہ): اور (دیکھو) بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنا دے اور کافروں کو نابود کر دے۔

<u>محترمہ ستارہ ایاز(وزیر بہبود خواتین):</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>جناب سپیکر:</u> Just a minute Bi Bi, پہلے جی کوئسچنز آور نمٹاتے ہیں پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔ کوئسچن نمبر 5ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب۔

* 5 _ <u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیایہ درست ہے کہ اسلامیہ کالج پشاور کی وقف شدہ املاک میں خیبر بازار پشاور کی 205اور مین بازار چارسدہ کی190 دکانیں شامل ہیں:

(ب)اگر (الف)کا جواب اثبات میں ہو تو

I۔مذکورہ دکانیں موجودہ کرایہ داروں کے پاس کتنے عرصے سے ہیں اور ماہانہ کتنا کرایہ دیتے ہیں;

II۔ہر دکان کے کرایہ دار کا نام، عرصہ کرایہ داری اور ماہانہ کرایہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>قاضی محمد اسد ظان(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (ا) جی ہاں، وقف شدہ املاک خیبر بازار پشاور اور مین بازار چارسدہ میں واقع ہیں۔اسلامیہ کالج کی کمرشل جائیداد مندرجہ ذیل ہے:

I۔پشاور	خیبر بازار پشاور	221دکانیں
II۔چارسدہ	کالج ہاؤس چارسدہ	42دکانیں
	بس سٹینڈ چارسدہ	131کیبن
	مسجد دکانیں چارسدہ	<u>19دکانیں / منڈیاں</u>
		192
کل تعدادIتا II		413دکانیں / کیبن

(ب) (I)و(II) ۔ تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ دا سوال جی د اسلامیہ کالج د وقف املاک متعلق دے او ډیر زیات انتہائی اهم سوال دے۔ زهٔ په دیکښې د منسټر صاحب نه دا تپوس کول غواړمه چه په دے چارسده کښې د جماعت خوا ته چه کوم دکانونه دی، بالکل په آخری پیچ باندے دی، د هغے کرایه اوس هیله څلورو سوو روپو ته رسیدلے ده او دا په 1957 کښې یو دوه کسان دی، ضمیر گل او عجب گل ته الاټ شوی دی۔ دغه شان د خیبر بازار دا دو سوا کیس دکانونه

که تاسو اوګورئ جی نو په دیکښ هم لکه د هزار نه د پندره سو پورے کرایه ده چه په دے وخت کښ زما په یقین باندے دا ډیره زیاته بے مناسبه خبره ده، دا کم از کم پندره بیس هزار ته په اوپن آکشن کښ رسیدے شی او که لږ په دے لسټ باندے مونږ نظر وروا چوؤ جی نو یو یو سړی ته ځلور او پینځه پینځه او شپږ شپږ دکانونه الاټ شوی دی او د 1971د وخت نه دا یو رارروانه خبره ده نو دا یو انتهائی ظلم دے جی او زۀ وایم چه د دے ادارے ډیر زیات یو اهم رول دے او یو اهم کردار ئے دے او نن دا پخپله د بحران شکار ده چه په هغے کښ Financial crisis دی او د هغے خپل دومره وقف املاک دی چه د هغے په وجه باندے مونږ دا اداره هم چلولے شو او د دے نه نور پکښ Extension هم ورکولے شو او د صوبائی ګورنمنټ نه یا د مرکزی ګورنمنټ نه د دے دا بوجه بالکل ختمولے شو، نو پکار دا ده جی چه یره، لکه د دوئ دلته یو رپورټ، د یونیورسټی آف پشاور د 2003 راسره دے او په دے رپورټ کښ ئے کهلاؤ لیکلی دی چه Mismanagementکیږی او د هغے په وجه باندے دا اداره د کرائسس شکار شوے ده او په دیکښ بیا تجاویز ئے ورکړی دی۔ زۀ دا وایم جی چه لکه د دے د جواب په ځائے باندے چه منسټر صاحب ما له جواب راکوی، نو ښه خبره دا ده چه دا د انکوائرئ د پاره دے متعلقه کمیټئ ته اولیږئ۔ دا د صوبے په خیر کښ ده، دا د اسلامیه کالج په خیر کښ ده او دا د دے عوامو په خیر کښ ده جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister concerned, please.

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! یہ جو کمرشل پراپرٹی ہوتی ہے، اس میں آپ کو پتہ ہے Tenants کے بھی Rights تو ہیں، وہ کچھ لوگ عدالت گئے ہوئے ہیں، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے کرائے مارکیٹ ریٹ کے مطابق طے کئے جائیں لیکن عدالت چلے جاتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے دیوانی مقدمے میں تو ٹائم لگتا ہے اور اس کو ہم take up کر رہے ہیں۔ کمیٹی میں بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے، میرے ساتھ یہ بیٹھ جائیں، ڈاکٹر صاحب کو میں نے کئی دفعہ کہا ہے اور بڑا تجربہ بھی رکھتے ہیں، اگر یہ ہمارے ساتھ مل جائیں تو اس کو بیٹھ کے حل کیا جا سکتا ہے جس پر ان کو اور انفارمیشن دے سکتے ہیں، ہم عدالت گئے ہوئے ہیں ان لوگوں کیخلاف۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: زما جی د منسٹر صاحب د دے خبرے سرہ اتفاق نشتہ جی، ځکہ چہ دا خو د یوے ورځے خبرہ نہ دہ، دا خو د 1957نہ راروانہ خبرہ دہ۔ څہ خلق عدالتونو تہ تلی دی، ھغہ کیسونہ د پریږدی، دے نورو باندے څہ چل شوے دے چہ دا بقایاجات دی، ستر لاکھ روپئ خو بقایاجات ھم پہ دے بل سوال کښ پہ خلقو باندے ورپورے دی، ستر لاکھ، نو تر څو پورے بہ دا شے داسے چلیږی؟ د دے ځائے نہ ورتہ بہ یو پراپر طریقہ د ھغے د پارہ Adoptشی، کہ بیا جی چا نہ منلہ، چا نہ منلہ او څوک کورټ تہ تلل، نو بیا د ھغے مطابق بہ خبرہ کیږی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! تاسو څہ وئیل غواړئ؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون وپارلیمانی امور): جناب سپیکر! عدالت کښ چہ دا مسئلہ Sub judice دہ نو یو خو دلتہ ډسکشن ھم پرے نہ دے پکار او ھغہ فیصلہ چہ راشی نو ھغہ روښنئ کښ بہ انشاءاللہ Enhancement اوشی چونکہ عدالت تہ ډیر خلق تلی دی، نو لہذا دے باندے بحث دلتہ نہ دے پکار، Sub judice دہ جی دا مسئلہ۔

جناب سپیکر: جی ډاکټر صاحب!

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب! د دے سوال پہ جواب کښ پہ یو ځائے کښ ھم داسے نشتہ چہ یرہ څوک عدالت تہ تلی دی، دا د راتہ اوښائی۔ د دے سوال پہ جواب کښ یو کس ھم داسے نشتہ چہ ھغہ عدالت تہ تلے وی۔ دوئ د کوم سوال جواب چہ راکوی ھغہ کہ تاسو یوہ صفحہ واړوئ نو ھغہ پہ دویم نمبر باندے راروان دے، د دے سوال کښ نہ څوک عدالت تہ تلی دی، ښہ دا ما ترے تفصیل غوښتے دے او ھغہ تفصیل ئے راکړے دے، د چار سو تیرہ د کانونو دے جی، د دے د یو یو کس کرایہ ئے راکړے دہ، تفصیل ئے راکړے دے، نو پہ عدالت کښ د سرہ پہ دیکښ څوک شتہ نہ چہ ګنی کرایہ نہ ورکوی، د عدالت د دوئ سرہ څہ خبرہ نشتہ جی۔

Mr. Speaker: Minister for Education.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! اس میں ڈیٹیلز جو دی گئی ہیں، مجھے سمجھ نہیں آئی کہ انہیں اس میں کونسی چیز واضح نظر نہیں آئی؟ یہ ساری جتنی انہوں نے تفصیل مانگی تھی، ہم نے دے دی ہے۔ ڈاکٹر صاحب چاہتے

ہیں کہ یہ کمیٹی کے پاس چلا جائے سر، میرا خیال ہے کہ عدالت کے پاس جو کیسز ہیں، ان پر کمیٹی کیا فیصلہ کرے گی یا یہ کیا انفارمیشن مانگے گی؟ وہ تو ہم ان کو دے رہے ہیں۔ کمیٹی میں میرا خیال ہے، جس طریقے سے میں نے گزارش کی ہے کہ اگر اس کو ڈاکٹر صاحب بہتر طریقے سے دیکھنا چاہتے ہیں، اگر ان کی تسلی نہ ہو تو بعد میں ہم کمیٹی کو دے سکتے ہیں لیکن اس سٹیج پہ مجھے ضرورت نظر نہیں آتی کہ اس کو ہم کمیٹی کو دیں۔

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> جناب سپیکر صاحب! پہ دیکبن د عدالت------

<u>جناب سپیکر:</u> یہ سارے کیسز عدالت میں گئے ہیں یا کوئی ایک آدھ ہے؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر! اس طرح ہے نا، اگر آپ دیکھیں کچھ کے کرائے رہ گئے ہیں، باقی تو ہم نے بڑھا دیئے ہیں تیرہ، تیرہ ہزار روپے تک، دس ہزار روپے تک گئے ہیں جی۔

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> دس ہزار تک؟ ایک بتائیں جی، دس ہزار تک جو گئے ہیں، ایک بتائیں بس۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر! یہ دیکھیں نا، یہ 203 کو ہی آپ دیکھ لیں، یہ پانچ ہزار کا ہے-----

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> آپ تو دس ہزار کہہ رہے ہیں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میں سر، کہہ رہا ہوں لسٹ میں ہے جی، میں نے دیکھا ہے۔

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> دس ہزار مجھے بتا دیں، یہ تو چار سو ہے۔ یہ چار سو نظر نہیں آ رہا؟ چار سو، دو سو، تین سو۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر! میں بتاتا ہوں آپ کو-------

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> پہ دے سوال کبن یو کس عدالت تہ نہ دے تلے جی-----

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> یہ سر! 67 نمبر کو آپ پڑھ لیں، ڈاکٹر صاحب-----

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> کونسا نمبر؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> 67۔

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> 67؟

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں ہاؤس سے پوچھتے ہیں۔ Is it the desire of the House that Question may be referred to Committee on Education?

<u>Voices:</u> No.

<u>Mr. Speaker:</u> Confused 'Yes' and 'No'.

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> بیا تپوس او کڑئ جی۔

Mr. Speaker: Those who are in favour it may say 'Aye'.
Voices. Yes.

جناب عبدالاکبر خان: جناب، میرے خیال میں آپ ہاؤس سے پوچھیں، اگر کلئیر نہ ہو تو پھر اس پر ووٹنگ کرائیں۔

جناب سپیکر: ابھی ہاؤس کا Decision آ گیا، یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کرتے ہیں، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 2، محترمہ سنجیدہ یوسف صاحبہ۔

* 2 _ محترمہ سنجیدہ یوسف: آیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) گزشتہ چھ ماہ میں ڈیرہ اسماعیل خان میں سی ٹی اور پی ٹی سی اساتذہ کی تعیناتی کتنی خالی آسامیوں پر کی گئی ہے؛

(ب) آیا مذکورہ تعیناتی میں میرٹ وتعیناتی پالیسی کو مدنظر رکھا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ خالی آسامیوں پر تعیناتی ہونے کے باوجود بعد میں میرٹ کو نظر انداز کر کے مزید اساتذہ کی تعیناتی کے آرڈرز جاری کئے گئے ہیں؛

(د) اگر (ب) و (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو

I۔ آیا جن اساتذہ کی تعیناتی کے آرڈرز بعد میں ہوئے ہیں، وہ قابل عمل ہیں یا ان کو کہیں اور ایڈجسٹ کیا جائے گا؛

II۔ آیا حکومت ان تمام بے قاعدگیوں میں ملوث افراد کیخلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز محکمہ تعلیم ڈیرہ اسماعیل خان میں پی ٹی سی اساتذہ کی کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم): (ا) ای ڈی او مدارس و خواندگی ڈیرہ اسماعیل خان کے دفتری ریکارڈ کیمطابق جولائی 2007ء تا اپریل 2008ء بھرتی ہونے والے مردانہ وزنانہ پی ٹی سی اور سی ٹی اساتذہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سی ٹی زنانہ 44 اور سی ٹی مردانہ 93 ;

پی ٹی سی زنانہ 527 اور پی ٹی سی مردانہ 913۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) I۔اس سلسلے میں ابتدائی دوانکوائریاں ہوچکی ہیں اوراب باقاعدہ انکوائری ہونے والی ہے۔ حتمی فیصلے کیمطابق عملدرآمد ہوگا۔

II۔جی ہاں، اس وقت ای ڈی او مدارس و خواندگی ڈیرہ اسماعیل خان میں پی ٹی سی اور سی ٹی اساتذہ (مردانہ و زنانہ) کی کوئی خالی آسامی نہیں ہے بلکہ اضافی تعیناتیاں ہوئی ہیں، نہ ہی ان کو کہیں ایڈجسٹ کیا گیا ہے اور نہ ہی ان کو تنخواہیں مل رہی ہیں۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: میرا ضمنی سوال ہے۔ سوال نمبر 2 کے جز (ج) کے مطابق کہ ہماری جو ایجوکیشن کی بھرتیاں کی گئی تھیں، اس میں انہوں نے تسلیم کیا کہ میرٹ کو نظر انداز کیا گیا تھا تو جن لوگوں نے میرٹ کو نظر انداز کیا، ان افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے گی یا اگر کوئی انکوائری ہوئی ہے تو اس کا رزلٹ کیا نکلا ہے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا ایم پی ایز کو اس میں اعتماد میں لیا گیا تھا؟ اور میں یہ تجویز بھی دوں گی کہ اب جو انکوائری ہو تو اس میں مقامی ایم پی ایز کو رکھا جائے کیونکہ وہ جتنے مسائل اس جگہ کے سمجھ سکتے ہیں تو دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا، تو میری یہ درخواست ہوگی کہ مقامی ایم پی ایز کی اس کمیٹی میں شمولیت بہت ضروری ہوگی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، جس طرح کہ ہم نے جواب میں دیا ہوا ہے، بالکل بڑی بدقسمتی سے، یہ آنر ایبل ایم پی اے صاحبہ نے جو Question raise کیا ہے، بالکل میں کہتا ہوں کہ Unfortunately وہاں پہ جس طرح کے ہم نے دیا ہوا ہے، جولائی 2007 سے اپریل 2008 تک جتنی بھی وہاں پہ ریکروٹمنٹ ہوئی ہے، بدقسمتی سے وہاں پہ میرٹ کو بالکل Surpass کیا گیا ہے اور میرٹ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اسی میں ہم نے دو انکوائریاں کنڈکٹ کی ہیں۔ اب جو تیسری انکوائری آرہی ہے، بالکل میں Personally بھی ایم پی اے صاحبان اور محترمہ سے ملا ہوں، ان کو ہم انکوائری میں اسی حوالے سے تو Include نہیں کر سکتے لیکن انشاء اللہ یہ لوگ مطمئن ہونگے اور جو بھی ریکارڈ ہم نے انکوائری کا لایا ہوا ہے، یہ ان کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ بالکل اسی بات پہ ہمیں بھی افسوس ہے کہ وہاں پہ مطلب جتنے بھی پی ایس ٹی تھے، اے ٹی، ٹی ٹی یا جتنے بھی کلاس فورز تھے، وہاں پہ بدقسمتی سے میرٹ کو بالکل Surpass کیا گیا ہے لیکن ابھی ایک فائنل جو ہماری انکوائری ہے، وہ ہم Conduct کر رہے ہیں تو انشاء اللہ یہ مطمئن ہونگے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان!   مائیک آن کریں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: رول 48 کے تحت سر، میں نوٹس دیتا ہوں کہ اس سوال پر بحث کی جائے۔ پھر جو بھی آپ مقرر کرتے ہیں، اس پر میں نوٹس دونگا جی، اس سوال پر ڈسکشن کیلئے۔

Mr. Speaker: Next, Question No. 6, Abdul Sattar Khan.

* 6 _ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) حلقہ پی ایف 63 کوہستان میں کتنے ہائی و مڈل سکولز موجود ہیں:

(ب) مذکورہ سکولوں میں سے کتنے سکولوں میں پڑھائی جاری ہے:

(ج) مذکورہ کتنے سکولوں میں ہیڈ ماسٹر و سائنس ٹیچر موجود ہیں:

(د) مذکورہ جن سکولوں میں ہیڈ ماسٹر و سائنس ٹیچر موجود نہیں ہیں، اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم): (ا) حلقہ پی ایف 63 کوہستان میں کل چھ ہائی اور سینتیس مڈل سکولز موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا تمام سکولوں میں پڑھائی ہو رہی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا تمام سکولوں میں ہیڈ ماسٹر کی پوسٹیں خالی ہیں، ماسوائے گرلز ہائی سکول داسو کے کسی سکول میں سائنس ٹیچر نہیں ہیں۔

(د) گزشتہ دور حکومت میں سائنس ٹیچر کی تقرریاں کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی گئی تھیں، چارج نہ لینے کی وجہ سے تاحال خالی ہیں البتہ تمام ہائی سکولوں میں سائنس کے مضامین ایف ایس سی، بی ایس سی اور ایم ایس سی۔ ٹی، پی ای ٹی اساتذہ پڑھا رہے ہیں۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اس میں ضمنی سوال ہے سر، کہ کوہستان میں مڈل سکولوں اور ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچر، ہیڈ ماسٹر مقامی نہیں ہوتے ہیں، باہر ڈسٹرکٹ کے جو لوگ ہیں، وہ آ کر پوسٹ Fill up کرتے ہیں، پھر ٹرانسفر کر کے اپنے ضلع چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں گزشتہ پندرہ سالوں سے وہ پوسٹیں خالی ہیں اور پڑھائی نہیں ہے۔ تمام میرے حلقے میں بشمول پی ایف 61,62, 63، بہت اہم سوال ہے جس کو میں نے فلور پہ لایا ہے تو میں یہ گزارش کرونگا کہ کیا وزیر صاحب کا کوئی ارادہ ہے کہ ہمیں وہ باہر سے اساتذہ اگر ہمارے اداروں کو، ہمارے سکولوں کو فراہم کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ کمیٹی کے حوالہ کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب جواب دیں۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: آنریبل ممبر صاحب نے کہا ہے، یہ بھی ہماری بد قسمتی ہے کہ کوہستان میں ایجوکیشن بالکل مطلب نہ ہونے کے برابر ہے، مجبوراً پڑوس کے جتنے بھی اضلاع ہیں، وہاں سے ریکروٹمنٹ کی جاتی ہے تاکہ بچوں کا اور بچیوں کا مستقبل تباہ ہونے سے بچ جائے۔ ہم اب بھی یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جتنی بھی ہماری ریکروٹمنٹ ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں، وہ کوہستان ڈسٹرکٹ سے ہو لیکن Unfortunately میرے خیال میں، میرے بھائی بھی یہ تسلیم کرینگے کہ وہاں پہ مطلب تعلیم کی، ایجوکیشن کی جو Ratio ہے، بہت کمزور ہے لیکن ہم کوشش کرینگے کہ وہاں سے، مطلب جو لوگ باہر سے آجاتے ہیں، انشاء اللہ ہم کم از کم یہ کرینگے ان کیساتھ Help کہ ان کو ٹرانسفر یہ لوگ خود نہ کریں، یہ ایم پی اے صاحبان، بڑی معذرت سے میں کہتا ہوں کہ میرے خیال میں ہماری کوئی دلچسپی نہیں ہے تو یہ بھی ہمارے ساتھ Cooperate کرلیں تو انشاء اللہ ان لوگوں کے سکولز بھی فنکشنل ہونگے اور انشاء اللہ ان لوگوں کا کام بھی چلے گا۔ Thank you.

Mr. Speaker: Ji Abdul Sattar Sahib, satisfied?

جناب عبدالستار خان: سر! میں اس حد تک تو Satisfy ہوں کہ یقین دہانی کرائی لیکن یہ مسئلہ ہے گھمبیر مسئلہ ہے، تقریباً پندرہ بیس سالوں سے ہمارے پورے کوہستان میں، On record بات ہے کہ کوئی بھی ٹیچر آکے ڈیوٹی نہیں کرتا ہے اور ہمارے پاس لوکل بندہ نہیں ہے۔ اس میں فوری طور پر جو کارروائی ہو سکتی ہے، مڈل سکول میں سائنس ٹیچر کم از کم ہمارے سکولوں میں ہوتا کہ ہم ان اداروں کو چلائیں اور اس میں اگر ہمارے پاس سٹاف نہ ہو، ہیڈ ماسٹر نہ ہو، سائنس ٹیچر نہ ہو اور دوسرا اسٹاف نہ ہو تو ہم کیسے تعاون کرینگے اور وہ کر لیں گے؟ اسلئے خصوصی طور پر اگر منسٹر صاحب ہمارے ساتھ مہربانی کر سکتے ہیں تو ہم Cooperation کیلئے تیار ہیں۔

Mr. Speaker: Inshallah, come to your next question………

جناب عبدالستار خان: Time limit ہمیں سر، سٹاف کے بارے میں بتادیں۔

جناب سپیکر: پہلے کوسچن نمبر 7 پڑھیں، آپ کا یہ بھی ہے اور وہ بھی ہے، پورا ایجنڈا آج آپ کا ہے۔

جناب عبدالستار خان: ٹھیک ہے سر، تھینک یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 7 پہ آجائیں۔

* 7 _ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ داسو میں ڈگری کالج کی منظوری ہوئی ہے:

(ب) اگر (ا) کا جوب اثبات میں ہو تو:

I۔ مذکورہ کالج کی منظوری اور افتتاح کب ہوا ہے:

II۔ کالج کی تعمیر کا کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا باقی ہے، نیز اگر کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (ا) جی ہاں۔

(ب) (I) گورنمنٹ ڈگری کالج داسو کوہستان کے قیام کی منظوری مجاز فورم نے اپنے اجلاس منعقدہ 9 جون 2005 کو مبلغ 39.890 ملین روپے کی لاگت سے دی ہے جبکہ کالج کا افتتاح وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے سال 2007 میں اپنے دورہ بٹگرام و کوہستان کے دوران مجوزہ زمین کے بالمقابل شاہراہ ریشم پر ایک تختی لگا کر کیا۔

(II) کالج کی تعمیر پر ابھی تک کام شروع نہیں ہو سکا ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ متعین جگہ کی مناسبت پر شکوک تھے جو کہ دریا کے بہت نزدیک ہے، اسلئے داسو میں متعین داسو ہائیڈرو پاؤر پراجیکٹ کے پراجیکٹ منیجر سے رپورٹ کی درخواست کی گئی جو کہ حال ہی میں وصول ہو گئی ہے اور اس کے مطابق منصوبے کو تسلی بخش قرار دیا گیا ہے جس کے بعد محکمہ تعمیرات و خدمات ضلع کوہستان سے سائٹ پلان اور ترقیاتی اخراجات کی تفصیل طلب کی گئی ہے جس کے موصول ہونے کے بعد محکمہ مذکورہ سے کالج کی تعمیر کیلئے تخمینہ جات کی تیاری کیلئے درخواست کی جائے گی تاکہ مجاز فورم کی منظوری کے بعد کالج کی تعمیر کا کام شروع کیا جا سکے۔

جناب عبدالستار خان: سر! کوئسچن نمبر 7۔ ضلع کوہستان واحد ایک ایسا ضلع ہے پاکستان میں کہ وہاں پہ کالج نہیں ہے۔ یہ کالج جس کی منظوری گزشتہ گورنمنٹ کے دور میں دی گئی تھی، اس میں Inauguration بھی ہوئی ہے، Land acquisition بھی ہو گئی ہے۔ اس کے باوجود ہمیں ادھر یہ جواب دیا گیا ہے کہ داسو ہائیڈرو پاؤر پراجیکٹ کے منیجر سے رپورٹ کیلئے درخواست کی گئی ہے جو کہ حال ہی میں موصول ہو گئی ہے، اس نے اس منصوبے کو تسلی بخش قرار دیا جس کے بعد محکمہ تعمیرات و خدمات ضلع کوہستان سے سائٹ پلان اور ترقیاتی اخراجات کی تفصیل طلب کی گئی ہے، تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا گزشتہ گورنمنٹ میں یہ سائٹ پلان اور Development Cost تیار نہیں کیا گیا تھا، ویسے

ہوا میں اس کالج کو قائم کیا گیا تھا یا Inauguration کیوں کی گئی تھی یا Land acquisition کیوں کی گئی تھی؟ تین سال سے لٹکا ہوا سوال ہے سر، اس کا حل میں منسٹر صاحب سے چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Minister for Higher Education, please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ افسوس کی بات ہے سر، کہ یہ اس وقت اس پر شک کیا گیا تھا کہ جو سائٹ ہے، یہ Suitable نہیں ہے۔ پھر ہم نے اس کو متعلقہ محکمے سے پتہ کروایا، اب انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کام شروع کر رہے ہیں۔ یہ سابقہ حکومت میں ہوا تھا، سر، واقعی اس کا افتتاح کیا گیا تھا، سڑک پر ایک تختی لگائی گئی تھی۔

جناب عبدالستار خان: اس میں ٹائم دے دیں، سر۔ مجھے اگر اس میں ورک آرڈر دے دیں تو پھر میں Satisfied ہوں، سر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔ تھینک یو، یہ again عبدالستار صاحب، کوسچن نمبر 8 بھی آپ کا ہے۔ (قہقہہ) Explain کریں جی۔ Satisfied ہیں، عبدالستار خان؟ اگر Satisfied ہیں تو کوسچن نمبر 8 پہ ڈائریکٹ آ جائیں۔

جناب عبدالستار خان: Satisfied ہوں، یہ یقین دہانی مجھے منسٹر صاحب نے پہلے بھی دی تھی۔

Mr. Speaker: Now we come to your next Question. Question No. 8, Abdul Sattar Sahib.

* 8 _ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) حلقہ پی ایف۔63 کوہستان میں کتنے گرلز پرائمری اور مڈل سکول ہیں:

(ب) مذکورہ سکولوں میں سے کتنے سکولوں میں پڑھائی ہو رہی ہے، نیز کتنے سکولوں میں پڑھائی نہیں ہو رہی ہے:

(ج) مذکورہ جن سکولوں میں پڑھائی نہیں ہو رہی ہے، اس کی وجوہات بتائی جائیں، نیز کیا حکومت ان سکولوں کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم): (ا) حلقہ پی ایف۔63 کوہستان میں گرلز مڈل و پرائمری سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:

گرلز مڈل سکولز،	03
گرلز پرائمری سکولز،	94
کل سکولز 97	

(ب) حلقہ پی ایف ۔63 کوہستان میں دو گرلز مڈل سکولز اور ستر گرلز پرائمری سکولز فنکشنل ہیں۔

(ج) حلقہ پی ایف ۔63 کوہستان میں ایک گرلز مڈل سکول اور چوبیس گرلز پرائمری سکولز فی الحال نان فنکشنل ہیں جو ضلعی سطح پر زنانہ معلمات نہ ملنے کی وجہ سے پوسٹیں خالی ہیں۔ محکمہ کی حتی الوسع کوشش رہی ہے کہ تمام نان فنکشنل سکولوں کو چلایا جائے اور اس ضمن میں محکمہ جلد ہی ٹیسٹ وانٹرویو کے ذریعہ معلمات کی تقرری عمل میں لانے کی کوشش کرے گا تاکہ ان سکولوں کو فنکشنل بنایا جا سکے۔

<u>جناب عبدالستار خان:</u> جناب سپیکر! ہمارے جو گرلز پرائمری سکولز ہیں، گزشتہ حکومت کی پالیسی کے مطابق وہاں کے لوکل جو آٹھویں پاس ٹیچرز تھے، سر، اس میں یہ بات ہے کہ ہمارے پاس بہت کم ٹیچر ہیں جو میٹرک پاس ہیں یا ایف اے پاس ہیں لیکن چونکہ اس وقت جو اوپر انٹرویوز چل رہے ہیں اور ٹیسٹ دے رہے ہیں اور Appointments ہو رہی ہیں، اس حد تک میں وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے وہ کیا ہے اور وہ پراسس چل رہا ہے، اس سے میں مطمئن ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Satisfied. Thank you. Question No. 9. Dr. Zakirullah Khan Sahib.

<u>* 9 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(ا) آیا یہ درست ہے کہ اسلامیہ کالج / یونیورسٹی آف پشاور کی وقف اراضی مزارعین کو اجارہ پر دی گئی ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بیشتر مزارعین اجارہ نہ دینے کے باوجود زمین چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں:

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(I)۔ اسلامیہ کالج / یونیورسٹی آف پشاور کی وقف کل کتنی اراضی اجارہ پر دی گئی ہے:

(II)۔ سالانہ فی جریب کتنا اجارہ طے ہوا ہے:

(III)۔ کل کتنے مزارعین نے اجارہ نہیں دیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (ا) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں، اکثر مزارعین نے معاہدوں پر دستخط کئے ہیں اور اجارہ ادا کرتے ہیں۔

(ج) (I) تین ہزار سات سو بتیس کنال اراضی کی اجارہ داری کے معاہدوں پر دستخط ہو چکے ہیں اور چھ سو اٹھائیس کنال اراضی کی اجارہ داری کے معاملات عدالتوں میں زیر غور ہیں۔

(II) سالانہ اکتیس سو روپے فی جریب اجارہ طے ہوا ہے اور معاہدے کی رو سے ہر تین سال بعد دس فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

(III) تفصیل منسلک ہے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د دے کوئسچن نمبر 9 په جز (ب) کښې ما دا تپوس کړے دے چه "آیا یہ بھی درست ہے کہ بیشتر مزارعین اجارہ نہ دینے کے باوجود زمین چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں"، دوئ وائی "جی نہیں، اکثر مزارعین نے معاہدوں پر دستخط کئے ہیں اور اجارہ ادا کرتے ہیں"۔ هم د دے (ج) جز له جی تاسو راشئ، په دے دا کوم دریم نمبر جز ئے چه دے، "کل کتنے مزارعین نے اجارہ نہیں دیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے" نو "تفصیل منسلک ہے"۔ بیا دے بل طرف ته اوګورئ نو په دے باندے لکه چه دا څومره خلقو اجاره نه ده ورکړے نو د هغے تفصیل ئے راکړے دے او هلته وائی چه اجاره باقاعده ورکوی او مونږ ورسره معاهدے کړی دی نو په دے بل طرف باندے دا کوم بقایا جات چه پاتے دی، دا تقریبا د ستر لاکھ روپو دی، د دے ما Calculation کړے دے نو د دے سوال دا جواب خو د سره غلط دے جی۔ په دے خو زهٔ د استحقاق هغه خپل حق هم محفوظ ګنړم جی او دا هم د اسلامیه کالج د وقف املاک د پاره خبره ده چه هغه دا تین هزار ته خو دوئ اوس رسولے دے یو جریب او زهٔ وایم چه په 1902 کښې آئیل اینډ سیډ ډیویلپمنټ بورډ چه وو نو هغے د اسلامیه کالج د پرنسپل سره دا معاهده کړے وه چه مونږ به درله درے زره روپئ په 1902 کښې، په 2003 کښې جی، په 2003 کښې چه تین هزار روپئ به مونږ تاسو له د یو جریب اجاره درکوؤ۔ د هغے نه په لکھونو روپئ جوړیدے او Full payment ئے هم ورته کړے وو خو دوئ دا زمکه د هغه خلقو نه اغستے نه شوه نو هغه معاهده بیا ماته شوه۔ نو د هغه وخت نه جی په دے املاک پورے هم یوه خندا او یو دغه راروان دے، دا هم د اسلامیه کالج د خیر او د دغے یونیورسټئ د خیر او د بنیګړے خبره ده او د دے صوبے د بنیګړے خبره ده۔ په دیکښې هم دغه شان تحقیق پکار دے لکه څنګه چه په دے مخکښنی سوال کښې شوے دے۔

جناب سپیکر: جی Minister concerned جواب دیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر سر! یہ عدالت میں کیسسز ہیں، میں اس پر اب کیا بات کر سکتا ہوں؟ زمینیں ہیں لوگوں کے پاس کافی عرصے سے، تو جو کہہ رہے تھے کہ معاہدہ ہو رہا تھا ایک محکمے کیساتھ اور وہ

پھر ہم پورا نہیں کر سکے، وہ اسلئے کہ وہ لوگ زمین چھوڑنے پر تیار نہیں تھے۔ میں اس میں، عدالت کے کیس میں کیا بات کر سکتا ہوں؟ سر، ہم عدالت گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس Noble cause کیلئے لوگوں نے یہ زمینیں وقف کی تھیں اور وہ ابھی عدالتوں میں اور یہ کیا سسٹم ہے، یہ جو ہم نے اتنی بڑی فوج ایڈوکیٹ جنرلز کی بھرتی کی ہے، وہ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! ادھر تو چاہیئے یہ تھا کہ آپ جیسے لوگ ہوتے جو جرگہ سنبھالتے اور جس طرح آپ جرگہ کر کے ہمیشہ بڑے بڑے مسائل حل کرتے ہیں کہ اس طرح کے مسائل اس میں حل ہو جاتے لیکن زمین کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں، اسلئے عدالت جانا مجبوری ہے۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: که دا زمکه جی چا ته د پلار نه، د نیکه نه په وراثت کښې پاتے شوی وی خو خیر دے جی، خو زۀ دا وایم چه دا خو وقف املاک دے او د دے یو ښه سوچ وو د خلقو چه دا ئے دغه ادارے له ورکوله د دے خلقو د Educate کولو د پاره، دلته د علم د رڼړا د راوستلو د پاره، نو اوس دلته منسټر صاحب په دے خپل سوال کښې یو خو دا ده چه دا جواب ئے ما ته غلط راکړے دے۔ دویمه خبره دا ده چه د کورټ کیسونو خبره کوی، نو چه سو اتهائیس کنال اراضی، لکه د دے د اجارے معاملات په عدالتونو کښې زیر التواء دی خو تین هزار سات سو بتیس چه دی، نو په هغے باندے دستخطونه شوی دی نو په هغے پسے دا دومره بقایاجات د کوم طرفه جوړ دی؟ د هغے متعلق ولے فیصله نه کیږی؟ نو دا فیصله به څوک کوی جی؟ په دے باندے خو د څلور پینځو کالو نه خو زما زړه شین شو نو زۀ خو دا وایم چه د دے ځائے نه یو فیصله تاسو اوکړئ، که بیا څوک عدالت ته ځی او که کورټ ته ځی خو د یو څیز هغه Real قیمت چه څه شے دے او کوم په اوپن مارکیټ کښې هغے ته خلق ورکولو ته جوړ دے، د هغے په څلورمه حصه خو ورسره فیصله اوکړئ کنه، که نه دا به ورسره هم دغه شان ضائع کیږی جی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میں Agree کرتا ہوں کہ یہ بات بڑی Serious ہے، قیمتی زمین کی بات ہے۔ چونکہ عدالت میں، یہاں پہ لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں سر، اس پہ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کمیٹی میں چلی جائیگی تو وہاں پہ اس پر ہم کیا ڈسکشن کرینگے؟ لیکن اگر کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں، مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے، اس بات کو ہم لے جاتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> This Question is referred to concerned Committee.

نو منسٹر صاحب، ما خو درته دا عرض اوکړو چه دا دومره غټ فوج تاسو اوساتلو او دا وقف زمکے، ولے دومره بدمعاشی چه هغے باندے د قبضه کیږی او بیا عدالتونو ته ځی؟ دا کوئسچن مونږه کمیټئ ته ریفر کړو۔ تهینک یو جی۔ محترم، دا بحث به کمیټئی کښ بیا اوکړی۔ کوئسچن نمبر 10، عبدالستار خان۔

* 10 <u>جناب عبدالستار خان:</u> کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 63 کوہستان میں پرائمری سکولز موجود ہیں:

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو:

i. حلقہ پی ایف 63 میں مذکورہ سکولوں کی تعداد فراہم کی جائے:

ii. مذکورہ سکولوں میں کتنے سکول فنکشنل ہیں، نیز جو سکول فنکشنل نہیں، ان کی وجوہات بتائی جائیں:

iii. آیا حکومت ان بند سکولوں کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم):</u> (ا) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) i۔ حلقہ پی ایف 63 کوہستان میں موجود پرائمری سکولوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

پرائمری سکولز	199
مسجد سکولز	107
مکتب سکولز	02
کل پرائمری سکولز	308

ii۔ مندرجہ بالا تمام سکولز فنکشنل ہیں، البتہ پی ایف 63 میں اب تک چوبیس زنانہ پرائمری سکولز معلمات تعینات نہ ہونے کی وجہ سے خالی ہیں۔

iii۔ محکمہ ہذا کی کوشش ہے کہ معلمات کی جلد از جلد تعیناتی کی جائے۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! اس میں وہی بات آتی ہے، پرائمری سکول کی بھی کہ وہاں پہ جو سٹرکچر موجود ہے لیکن جب سے مجھے یاد پڑتا ہے، وہاں پہ پڑھائی نہیں ہے تو بات چاہے پرائمری سکول کی ہو، چاہے گرلز پرائمری سکول کی ہو، مڈل سکول کی، ہائی سکول کی، وہی ہمارا پرابلم ہے کہ Lack of staff تو اگر اس مسئلے کو Seriously لیتے ہیں اور ہمارے کوہستان کا ایک گمبھیر مسئلہ بنا ہے اور اس مسئلے کو، اگر منسٹر صاحب نے پہلے مہربانی کی ہے کہ ایک سٹاف بھیجا Within short limit, Sir, ہے، یوں وہاں پر Clear staff بھیجا، ایماندار سٹاف بھیجا ہے جس نے کچھ تبدیلی بھی کی ہے، Cluster wise تقسیم کرکے سرکلز میں مطلب وہ کی ہے اس حد تک لوگ بھی Appreciate کرتے ہیں، اس سے میں مطمئن ہوں لیکن ایک مافیا بنا تھا، انہوں نے، ایک گروپ نے پورے کوہستان کے ایجوکیشن سسٹم کو جام کرکے ایک سکول کو آج تک انہوں نے فنکشنل نہیں کیا ہے۔ اس سلسلے میں اگر مجھ سے تعاون درکار ہو تو میں دن رات کیلئے حاضر ہوں۔ آپ، ہاؤس بھی اس بات سے اتفاق کرلے کہ کوہستان کا ایجوکیشن سسٹم جو ہے، یہ بہت گمبھیر مسئلہ ہے، سر۔ اس میں میں تعاون کرتا ہوں، اگر Short limit یہ میرے ساتھ کرلیں گے تو Most welcome, Sir.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: بالکل سپیکر صاحب، جس طرح کہ ایم پی اے صاحب نے خود Confess کیا ہے، انشاء اللہ ہمارے آنے کے بعد ہمارے تین ایم پی اے صاحبان جو ہیں، وہ بڑے مطمئن ہیں۔ جن لوگوں کے ڈیمانڈ تھے، وہاں پر ہم نے سٹاف بھی بھیجا ہے اور انشاء اللہ آئندہ ان لوگوں کی Consultation کے ساتھ آگے بڑھیں گے اور جتنے بھی سکولز ہمارے فنکشنل نہیں ہیں، انشاء اللہ ان کو بھی چالو کریں گے اور سٹاف جتنا بھی ممکن ہو سکے، انشاء اللہ ان کو دیں گے، یہ لوگ مطمئن ہونگے انشاء اللہ، میں Ensure کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالستار خان: میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: Thank you. ایک گزارش ہے کہ ذرا Serious ہو جائیں اس 'Questions Hour' میں اور ایک ایجوکیشن منسٹر صاحب کیلئے وہ ہے کہ یہ زیادہ وقت ان کا ٹرانسفرز اور ان چیزوں پر گزارتا ہے تو ان کو زیادہ تنگ نہ کریں تاکہ یہ کچھ پلاننگ کریں، قوم کی بنیاد رکھ رہے ہیں تو چھوٹا سا ہمارا Young، جوان منسٹر صاحب ہیں، ان کے ساتھ تھوڑی مہربانی کریں۔

ایک آواز: یہ دوسرا بھی تو ہے۔
جناب سپیکر: بلکہ دونوں کے ساتھ، قاضی صاحب کے ساتھ اور ان کے ساتھ، دونوں کے ساتھ۔ کوئسچن نمبر 31، اسراللہ خان گنڈاپور صاحب۔

* 31 _ جناب اسراللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ڈیرہ اسماعیل خان میں سال 03-2002 تا 08-2007 مختلف کیٹیگری میں بھرتیاں ہوئی ہیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتی کیلئے مروجہ طریقہ کار کے مطابق اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا، نیز ٹیسٹ وانٹرویو وغیرہ لئے گئے تھے:

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ بھرتی شدہ افراد کے کوائف بمعہ نام و پتہ، ڈومیسائل اور بھرتی کے مقام کی تفصیل، نیز مذکورہ بھرتی کے اشتہار، ٹیسٹ وانٹرویو کا مکمل ریکارڈ فراہم کیا جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم): (ا) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) صرف 04-2003 اور 2007 میں مروجہ طریقہ کار کے مطابق اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور ٹیسٹ وانٹرویو بھی لئے گئے تھے۔

(ج) 03-2002 تا 2007 تک جتنی نئی منظور شدہ آسامیوں پر تقرریاں ہوئی ہیں، ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے جبکہ مذکورہ پیریڈ میں خالی آسامیوں پر تقرریاں اس کے علاوہ ہیں۔

نام آسامی	مردانہ	زنانہ
سی ٹی	167	119
پی ای ٹی	41	32
ڈرائنگ ماسٹر	41	37
عربی ماسٹر	35	45
دینیات ماسٹر	56	56
قاری	35	30
پی ٹی سی	1148	661

کے پی او	02	۔
جونیئر کلرک	11	۔
لیبارٹری اسسٹنٹ	01	۔
درجہ چہارم	36	128

(نوٹ:2002-03تا2007-08 کی تقریروں کا مکمل ریکارڈ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، یہ سوال باقی ڈسکوں پر اس صورت میں نہیں پڑا ہوگا، جیسا میرے پاس پہنچا ہے اور اس میں سر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پچھلے دور کا گند ہے جو کہ اب اس منسٹر صاحب کے سر پر آیا ہوا ہے۔ میری ان سے سر، گزارش ہو گی کہ چونکہ جو، اگر آپ جز (ج) میں دیکھیں تو میں نے ان سے کہا تھا کہ "نیز مذکورہ بھرتی کے اشتہار، ٹیسٹ وانٹرویو کا مکمل ریکارڈ فراہم کیا جائے" ایک تو اس کے ساتھ ریکارڈ نہیں ہے۔ دوسرا سر، صرف ہاؤس کیلئے کیونکہ یہاں پر پچھلے دور حکومت کی بجٹ سپیچز میں بھی بڑی میرٹ کی باتیں ہوئیں، یہاں پر سر، Page 49 پر جو ہے 'Untrained Salary', ہاں Untrained teachers بھرتی ہوئے ہیں اور Salary بھی ان کو مل رہی ہے۔ آگے چل کر Page 51 پر Untrained, absent یہ بھی ہے، مل ملا کے یہ کوئی 113 مردانہ اور کوئی غالباً 50 ہیں زنانہ اور جن میں 17 ٹیچرز ایسے ہیں جی کہ ابھی بھی تنخواہ لے رہے ہیں، Untrained ہیں، 55 سال کی عمر کے ہیں سر۔ ایک بندہ Untrained جس کی کوئی بھی کوالیفیکیشن نہ ہو۔ آگے چل کر سر، صرف ہاؤس کیلئے میں رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلا میرٹ والا دور تھا، Page 78 پر Untrained، Page 79 پر Untrained، Page 117 پر جو درویشانہ دور تھا سر، Untrained Chief Minister کی ہدایت پر تعینات ہوئے ہیں تو یہ سر، صرف ہاؤس کیلئے میں اس وجہ سے رکھ رہا ہوں، اسی 117 پر پولیس ڈیپارٹمنٹ سے آیا ہے، پولیس ڈیپارٹمنٹ کا کیا کام ہے اور ایجوکیشن کا کیا کام ہے، سر؟ اور یہ سر، وہ پلندہ ہے جو کہ ہمیں دیا گیا ہے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: کوم دے ؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اور یہ سر، باقیوں کے پاس نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، ہمارے پاس تو کوئی نہیں ہے یہ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! ہمارے پاس ہے، یہ ریکارڈ دیا گیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: اور منسٹر صاحب کے پاس بھی ہے، یہ مل ملا کے سر، 1567 مردانہ، 1108 زنانہ، کل 2675 بھرتیاں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آپ Mover ہیں کہ آپ کو کاپی تو مل گئی ہے، مجھے خود نہیں دی گئی ہے۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: تو اس میں سر، میری یہ ریکویسٹ ہوگی۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میرے خیال میں یہ تو سارے ہاؤس کا Privilege breach ہوا ہے، یہ صرف ہاؤس کا نہیں بلکہ آپ کا بھی سر، یہ تو غلط کام ہے کہ ڈیپارٹمنٹ صرف Mover کو کاپی دیتا ہے اور باقی سارے ممبران جو ہیں، ان کو پتہ بھی نہیں اور آپ کو بھی پتہ نہیں۔ میں تو کہتا ہوں سر، اس کو Pending کرکے کل صبح کیلئے ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹ کیا جائے کہ آج یہ کاپیاں Provide کرے اور صبح یہ کوسچن لے لیں کیونکہ بڑا Important question ہے، اسلئے چھپایا گیا ہم سے، جناب سپیکر۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو Next۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! میری ایک ریکویسٹ ہے۔ عبدالاکبر خان ہمارے محترم ہیں، یقیناً میری امداد کر رہے ہیں۔ میری سر، یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے اور عبدالاکبر خان میرے ساتھ As a co-mover آجائیں تو وہاں پہ اس کو، ویسے بھی معاملہ تو Dig out ہونا ہے سر،۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: کمیٹیاں کدھر ہیں؟۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جو اس کا بزنس پڑا ہوگا نا سر۔۔۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کمیٹیاں بنائی نہیں گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! بزنس پڑا ہوگا، جب وہ بنیں گی تو تبھی بزنس Pick up کرے گی۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: کمیٹی کو جو ریفر کر دیا تو کمیٹیاں کدھر ہیں؟۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کل کیلئے Pending کرتے ہیں اس کو تاکہ سب ممبرز کو Copies ملیں۔

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Okay, Sir.

Mr. Speaker: Again Abdul Sattar Khan, Question No. 13.

* 13 جناب عبدالستار خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے صوبے کی دیگر یونیورسٹیوں کی طرح ہزارہ یونیورسٹی کو گرانٹ دی گئی ہے:

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) ہزارہ یونیورسٹی کب قائم ہوئی ہے؟

(2) گذشتہ پانچ سالوں میں ہزارہ یونیورسٹی کو کتنی گرانٹ/بجٹ فراہم کیا گیا ہے، نیز دیگر یونیورسٹیوں کو کتنی گرانٹ/بجٹ دیا گیا ہے:

(3) اگر ہزارہ نو نیورسٹی کو گرانٹ/بجٹ نہیں ملا ہے تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (ا) جی ہاں۔

(ب) (1) ہزارہ یونیورسٹی کا قیام سال 2002 میں ڈھوڈیال (مانسہرہ) کے مقام پر عمل میں لایا گیا۔

(2) گزشتہ پانچ سالوں میں صوبائی حکومت کی جانب سے ہزارہ یونیورسٹی اور صوبے کی دیگر یونیورسٹیوں کو صوبائی حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی گرانٹ/بجٹ و زمین کی تفصیل منسلک ہے۔

(3) ہزارہ یونیورسٹی کو اس کے قیام کے وقت اور بعد ازاں صوبائی حکومت کی جانب سے زمین و گرانٹ فراہم کی گئی ہے تاہم مروجہ طریقہ کار کے مطابق یونیورسٹی کے قیام کے بعد اس کیلئے جاری و ترقیاتی رقوم کی فراہمی ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی ذمہ داری ہے، اسلئے صوبائی حکومت کسی اشد ضرورت کی صورت میں ہی صوبے میں قائم کسی بھی یونیورسٹی کو مجاز حکام کی منظوری سے گرانٹ جاری کرتی ہے۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میرا یہ کوسچن ہزارہ یونیورسٹی کے بارے میں ہے۔ ہزارہ میں جو پانچ ڈسٹرکٹس ہیں سر، ان کا تعلیمی انحصار سارا اسی یونیورسٹی پر ہے اور اس میں جو بنیادی سوال ہے سر، کہ آیا گزشتہ پانچ سالوں میں اس کو گرانٹ دی گئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، تو اس میں میرے علم کے مطابق سر، یہ زمین کی بات کی گئی ہے، حویلیاں کی 1134 کنال اور اس میں یہ بات بھی میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ زمین کب اور کس نے دی ہے اس یونیورسٹی کو؟ کیا وہاں پر کوئی کیمپس بنانے کا ارادہ ہے؟ یہ بھی ایک بات ہے، سر۔ تیسری بات یہ ہے سر، کیونکہ وہاں یہ Newly established University ہے اور اس کو دیگر یونیورسٹیوں کی بہ نسبت زیادہ گرانٹ کی ضرورت ہے۔ اس میں نہ

صرف ہمارے ہزارہ کے بلکہ نادرن ایریاز کے جتنے سٹوڈنٹس ہیں، وہ ہزارہ یونیورسٹی میں آتے ہیں، سر۔ تو سر، اس کو مزید گرانٹس دینے کا ان کا کوئی ارادہ ہے ؟

Mr. Speaker: Minister for Higher Education. Please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں Agree کرتا ہوں لیکن میں اس ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول بھی کروانا چاہونگا کہ آنریبل ایم پی اے نے جس طرف اشارہ کیا ہے کہ یونیورسٹی کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دیئے جائیں تو یونیورسٹی کے فنڈز سر، ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے ذریعے ملتے ہیں اور اس جواب میں ہم نے لکھا ہے کہ جہاں پر بہت شدید ضرورت ہو تو صوبائی حکومت پھر اس میں سپورٹ دیتی ہے۔ جس طرف میں اشارہ کر رہا تھا سر، کہ اس دفعہ cut 68% یونیورسٹیز کے بجٹ پر لگایا گیا ہے ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے کیونکہ وہ کہتے ہیں ہمیں پی ایس ڈی پی میں سے فنڈ مرکزی حکومت نہیں دے رہی اور ہماری بڑی بڑی یونیورسٹیز کو سر، اس وقت تنخواہیں دینے کا بھی مسئلہ بنا ہوا ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں سے ایک قراداد پاس کر کے مرکزی حکومت کی طرف بھیجنی چاہیئے کہ باقی جتنے بھی پچھلے دور میں شاہ خرچیاں ہوئی ہیں، ان کا جو Bar ہے، وہ یونیورسٹیز اور تعلیم پر نہ کیا جائے۔

Mr. Speaker: Satisfied?

Mr. Abdul Sattar Khan: Yes.

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 37. Pervez Ahmad Khan Sahib.

* 37 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(ا) آیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل بارہ بانڈہ، پیر سباق، زڑہ میانہ، رشکئ، معلکئ، مصری بانڈہ میں کوئی مردانہ ہائیر سیکنڈری سکول موجود نہیں ہے جبکہ طلباء دریا پار کر کے دیگر سکولوں کو جاتے ہیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل معلکئ، مصری بانڈہ، زڑہ میانہ، پیر سباق، بارہ بانڈہ اور رشکئ میں گرلز ہائی سکول موجود نہیں ہے اور طالبات دریائے کابل عبور کر کے دور دراز کے سکولوں کو جانے میں سخت مصیبت میں مبتلا ہیں:

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) آیا حکومت مذکورہ یونین کونسلوں کے ہائی سکولوں کے موجودہ سٹاف پر اور بلڈنگز میں ہائیر سیکنڈری کلاسوں کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ موضع مصری بانڈہ، پیر سباق، بارہ بانڈہ، معلکئ اور رشکئ کے ہائی سکولوں کو ہائیر سیکنڈری کا درجہ مل سکے:

(2) آیا حکومت مڈل گرلز سکول مصری بانڈہ، مرہٹی بانڈہ، پیر سباق، بارہ بانڈہ اور رشکئ کے موجودہ سٹاف پر اور بلڈنگز جو کہ ہائی سکول کیلئے موزوں ہیں، میں ہائی سکول کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے:

(3) آیا حکومت پی ایف 61 کے تالاب کلے، زندہ پٹے، خورم کلے، سیدامین کلے، امان اللہ کلے، میرہ ترلاندی، میرہ زڑہ میانہ، پیر سباق، میاں گل کلے، مستی کلے، خورآباد اور شرین کوٹھے میں ایک ایک گرلز پرائمری سکول اور میرہ ترلاندی، میرہ پیر سباق اور سیدامین کلے میں ایک ایک بوائز پرائمری سکول دینے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ وہاں کے لوگ مذکورہ سکولوں کو دو دو کنال زمین مفت دینے کیلئے تیار ہیں؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم):</u> (ا) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی نہیں، بارہ بانڈہ میں گرلز ہائی سکول جبکہ رشکئ میں گرلز ہائیر سیکنڈری سکول موجود ہیں۔

(ج) (1) جی نہیں، جیسا کہ عرض کیا گیا ہے یونین کونسل رشکئ میں ہائیر سیکنڈری سکول موجود ہے جبکہ باقی ماندہ یونین کونسلوں کے سکول اپ گریڈیشن کے معیار پر پورا نہیں اترتے۔

(2) بارہ بانڈہ میں گرلز ہائی سکول اور رشکئ میں گرلز ہائیر سیکنڈری سکول موجود ہیں جبکہ حکومت باقی سکولوں میں مڈل سے ہائی کی اپ گریڈیشن کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

(3) تالاب کلے، زندہ پٹے، میرہ ترلاندی، میرہ زڑہ میانہ، پیر سباق، میاں گل کلے اور خورآباد میں گرلز پرائمری سکول موجود ہیں جبکہ خورم کلے، سیدامین کلے، امان اللہ کلے، مستی کورونہ اور شیرین کوٹھے میں گرلز پرائمری سکول موجود نہیں ہیں۔ ایم پی اے صاحب پی ایف 16 سے گزارش کریں گے کہ آئندہ اے ڈی پی یعنی 09-2008 میں ان دیہات میں اپنے کوٹہ میں سے سکول قائم کریں۔ میرہ ترلاندی اور میرہ پیر سباق میں بوائز پرائمری سکول موجود ہیں جبکہ سیدامین کلے میں ایم پی اے صاحب سے آئندہ اے ڈی پی میں سکول قائم کرنے کی گزارش ہے۔

<u>جناب پرویز احمد خان:</u> جناب سپیکر، د خپل کوئسچن نمبر، خدائے د زمونږه مشیر صاحب سره ښه اوکړی چه هغه اوس راکړو ما ته، تاسو راته راکړو کنه، ما خو لا کتلے هم نه وو چه زما کوئسچن نن راغلے دے که نه دے راغلے بیا هم مهربانی۔ د دے وړومبنی سوال نه هم جی زۀ بالکل مطمئن نه یم چه کوم 37 دے او د یونین کونسل باره بانډه، پیرسباق، زړه میانه، رشکئ، مغلکئ، مصری بانډه، دیکښ بالکل نه هائیر سیکنډری سکول د جینکو شته او نه د هلکانو۔ "جی ہاں"، دوئ درست جواب ورکړے دے چه د دے نه زۀ مطمئن نه یم۔ د هغے وجه دا ده چه

دلته اکثر په دے جز (ب) کښې تاسو جی اوګورئ، دریائے کابل دے او بل کلپانئ ده، دا دوئ چه کوم "*جی نہیں*" خبره کړے ده، باره بانډه کښې دا سکول ګرلز یا رشکئ کښې هائی، دا زمونږ د دے مضافاتو نه تقریباً بیس میل لرے دی، نو مهربانی د اوکړے شی په دے د خصوصی غور اوکړے شی او زمونږ دا مسئله د مکمل کړے شی چه بالکل تمامه علاقه کښې-----

Mr. Speaker: Minister for Education, please.

وزیر برائے ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! د دے سوال د جواب نه مخکښې Sorry to say, عبدالاکبر خان صاحب Point raise کړو، زهٔ به هغوی ته خپله کاپی ورکړم خو دا صرف مونږه د مصلحت د پاره په دے کړی وو چه مونږه د دے هاؤس ټولو آنریبل ممبرانو صاحبانو ته دا دومره لوئے لوئے فنډ ورکوؤ او هیڅ داسے څه خبره نشته چه مونږه ئے پته کړو، دا مونږ نه دی کړی، دا چه چا کړی دی، پکار دا ده چه نن په دے ټول هاؤس کښې اووئیلے شی چه دا چا کړی دی؟ دا بالکل مونږه نه دی کړی خو په دے باندے ایک لاکھ او پچاس هزار روپئ خرچه راتله۔ بیا هم که عبدالاکبرخان صاحب غواړی، زهٔ به ورته خپله کاپی ورکړم خو مونږ د مصلحت د لاندے داسے کړی دی چه په دے باندے خرچه سیوا راتله۔ د ډی آئی خان چه زمونږ څومره آنریبل ممبران صاحبان دی، هغوی ته مونږه کاپیانے ورکړی دی۔ زما یقین دا دے چه په دے باندے ډیره زیاته خرچه راځی او په دے خبره به ما سره آنریبل ممبرز هم اتفاق کوی چه دومره بےځایه خرچه مناسب نه ده------

(*قطع کلامیاں*)

جناب سپیکر: تاسو یو یو تن خبره کوئ۔ جی عبدالاکبر خان، څه وایئ؟

جناب عبدالاکبر خان: یو خبره دا ده جی چه یو ځل چیئر رولنګ ورکړی نو د هغے نه پس بیا هغه خبره نۀ سکس کول، زما په خیال Irrelevant او Un-parliamentary ده، یوه۔ دویم نمبر خبره دا ده چه زمونږ د دے سره څه کار نشته چه یو لاکھ، پچاس هزار روپئ خرچه راځی او دا نورے دومره خرچے په کروړونو روپئ چه کیږی-----

ایک آواز: دا خرچه به بچ کوؤ کنه یار۔

جناب عبدالاکبر خان: نه، دا به تاسو خرچ کوئ او مونږه له به خپل ریکارډ را کوئ۔۔۔۔۔۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: دا عبدالاکبر خان صاحب واحد زمونږ مشر دے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو جی د دے هاؤس حق دے، دا د دے هاؤس حق دے چه Details به ورته فراهم کوئ۔

جناب سپیکر: دے باندے یو ځل رولنګ راغےے۔ دا د پرویز احمد خان جواب ورکړئ جی، کوئسچن نمبر 37۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: صحیح شو، صحیح شو۔ بالکل پرویز خان چه کوم سوال کړے دے، د کومو سکولونو تپوس چه دوئ کړے دے، بالکل زما یقین دا دے چه پرویز خان، دا سکولونه دغلته شتے۔ دا خبره یو حقیقت دے چه په ټوله صوبه کښ که مونږه اوګورو نو د اسټیبلشمنټ په سائډ باندے مونږه سره پرائمری سکولونه کم دی، تعداد چه مونږ ته څومره Required دے، هغه هومره کم دے۔ د اپ ګریډیشن په لیول که مونږه اوګورو، د پرائمری نه مډل ته، د مډل نه هائی ته او د هائی نه هائیر سیکنډری سکول ته، بالکل دا مونږه منو چه زمونږ په صوبه کښ د سکولونو کمے دے، انشاءاللّٰه مونږه د نان اے ډی پی په لیول باندے یا د اے ډی پی په لیول باندے چه څومره حده پورے ممکنه ده، د بجټ دوئ ته هم پته ده او دے ټول هاؤس ته هم پته ده، دے ټولے صوبے ته هم پته ده، زمونږه کوشش دا دے، زمونږ Priority دا ده چه انشاءاللّٰه مونږه په دے صوبه کښ چه په څه لیول باندے سیوا جوړیدے شی چه مونږ سکولونه جوړ کړو او مونږ سکولونه اپ ګریډ کړو۔ انشاءاللّٰه زهٔ Ensure کومه او بیا د هغوی چه کومه کوټه ده خپله هائی سکول د پاره یا د هائیر سیکنډری د پاره، پکار دا ده چه ایم پی اے صاحب چه کوم ځائے کښ Identify کوی، نو انشاءاللّٰه مونږ به هم د هغوی په مشوره کوؤ۔

Mr. Speaker: Pervez Khan satisfied?

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر ، Satisfied خو ځکه نه یم چه ما دا ګزارش کړے دے چه د دغه هائیر سیکنډری سکول نه تقریباً بیس پچیس کلومیټر زما دا ټوله علاقه ډیره لرے پریوځی او هغه یو سر دے زما د حلقے او دا بل سر دے۔ زهٔ وایم چه زمونږ میاں صاحب ناست دے ، دهٔ هم وزټ کړے وو ، په روغ کینټ رسالپور چه ډیر لوئے کینټ دے ، کښې تر اوسه پورے هغه هائیر سیکنډری سکول خو څه کوئ چه هائی سکول نشته۔ زهٔ دا ګزارش کوم چه زما مډل د اپ ګریډ شی په رسالپور کښې خصوصاً ، که دا یو اوشو نو د بلډنګ د هر څه هغه زما ذمه داری ده ، ما د هغے وزټ کړے دے ، انشاء الله هغه به زهٔ پوره کوم او هیڅ خرچ پرے نه راځی۔ دا مهربانی د اوشی چه دا یو سکول خو د راته اپ ګریډ کړی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: بالکل سپیکر صاحب ، هغوی به خپل یو مډل سکول Identify کړی ، مډل سکول چه کوم هغوی هائی ته اپ ګریډ کول غواړی نو بالکل زهٔ ورسره دا وعده کوم چه انشاء الله هغه به ورته مونږه اپ ګریډ کړو۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ قلندر خان لودھی صاحب کا مائیک ذرا آن کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ میں ٹائیٹل پڑھتا ہوں: 'Provincial Government under the schemes provision of free quality of education from class 7th to class 10th to the poor and talented students of NWFP', سر، یہ ٹیسٹ ہوئے ہیں، اس کی میرٹ ساٹھ فیصدی جو لڑکا لیتا ہے، وہ سلیکٹ ہو جاتا ہے اور اس میں جو بچے سلیکٹ ہوئے ہیں، اس میں ایسا ہوا ہے جی کہ اس کی پانچ سیٹیں اے۔ پی۔ ایس ایبٹ آباد کی ہیں اور پانچ درانی کالج بنوں کی ہیں اور فضل حق کالج کی ہیں تیرہ اور اسلامیہ کالجیٹ پشاور کی ہیں پانچ اور یونیورسٹی پبلک سکول کی پانچ ہیں، اس طرح سے ان کا یہ کوٹہ انہوں نے رکھا ہے جی، تو اب جی میرے ہزارہ ڈویژن کے جو بچے سلیکٹ ہوئے ہیں اور خصوصاً ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے، ان میں سے ایک بچے کو انہوں نے ملاکنڈ بھیج دیا ہے تو اب ملاکنڈ کے حالات دیکھیں جی، اس بچے نے نمبر لئے ہیں 63 اور اس کو ملاکنڈ میں، تو ملاکنڈ میں وہ بچہ کیسے پڑھے گا؟ ساتویں کا بچہ ہوتا کتنا ہے؟ اس کی Age کتنی ہے جی؟ اور جو چارسدہ سے پانچ بچے پاس ہوئے ہیں، ان پانچ کو انہوں نے چارسدہ میں Adjust کیا ہے، اچھی بات کی ہے جی۔ میں یہ چاہتا ہوں جی کہ یہ اے پی ایس جو ہمارا ایبٹ آباد میں ہے، میرے

بچوں کو، جیسا کہ آپ نے کیا ہے جی فضل حق کالج میں 13 سیٹیں ہیں اور آپ نے 15 وہاں داخل کئے ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب، قاضی صاحب، منسٹر ایجوکیشن کو ذرا چھوڑ دیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: اسلامیہ کالجیٹ پشاور میں پانچ سیٹیں ہیں اور وہاں آپ نے زیادہ سیٹیں Fill کی ہیں تو اسی طرح سے میں یہ چاہونگا کہ یہ تین بچے جو ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے ہیں، انہیں اے پی ایس میں داخل کیا جائے تاکہ وہ اپنے ڈسٹرکٹ میں ہی پڑھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب کوئی ڈیٹا ہے اس کا آپ کے پاس؟ کوئی جواب دے سکتے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: ایٹا کے تحت یہ سارا کچھ ہوا ہے تو ایبٹ آباد کے ایک بچے کو ملاکنڈ میں دیا ہے، اب ساتویں کلاس کا بچہ اور وہ ملاکنڈ میں، حالات دیکھیں اپنے ملک کے اور اس میں وہ کیسے پڑھے گا جی؟

جناب سپیکر: یہ Fresh material ہے، میرے خیال میں آپ کے پاس بھی ڈیٹا نہیں ہوگا؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): مجھے نہیں دیا گیا۔ سر! میں لودھی صاحب کی بات، اگر بیٹھ کے سمجھ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کے ساتھ بیٹھ جائیں تو آپ کریں گے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ سے پہلے ثاقب چمکنی صاحب۔ یو منټ دوئ مخکښې لږ دغه را لیږلے وو۔ سکندر خان، دے پسے۔ ثاقب صاحب، تاسو دے بارہ کښې څه وئیل؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی سر، زما۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دونوں بیٹھ جائیں گے، دونوں منسٹر صاحب بیٹھ جائیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! زهٔ یو مسئلے طرف ته ستاسو او د دے هاؤس توجه غواړم جی او په هغے کښې زمونږه ایجوکیشن ډیپارټمنټ، زمونږه منسټر صاحب، زهٔ د دوئ ستایئنه هم کوم، ای ډی او صاحب هم، په هغے کښې دوئ مونږه سره منډه کړے ده خو د هغے حل ستاسو په لاس کښې دے جی۔ زمونږه په حلقے کښې چه کوم رورل حلقے دی، په هغے کښې ستاسو حلقه راځی، زما راځی، د ډپټی سپیکر صاحب حلقه راځی، د پیښور ډسټرکټ خبرے کوم، زمونږه ایم پی اے ګانو صاحبانو د کوهستان او د

لرے علاقو خبرے اوکړے ، نو زۀ جی خپل د پیښور ډسٹرکٹ خبره کومه۔ دلته لویه مسئله جی د استاذانو غیرحاضری ده۔ زمونږ سکولونه شته دے جی خو په سکولونو کښې استاذان نشته دے سر۔ استاذان ځکه نشته دے چه کله د هغوی ټرانسفر هلته اوشی، زمونږه د ښاریئے ملګری، زمونږه نور ملګری راپاځی او هغوی ته وائی چه دا زما د حلقے دے او دے به هم هلته وی۔ د هغے نه یو داسے Situation جوړ شوے دے چه نن په ښار کښې هر یو سکول کښې سرپلس ټیچران دی او زما په حلقه کښې خالی شپږ سکولونه داسے دی چه بالکل بند دی، د زنانه سکولونه هم جی، منسټر صاحب ته پته ده او د دوئ د خدائے ډیر عزت اوکړی، خپل سټاف ئے رالیږلے وو او هغوی اوکتو، خو چه کوم استاذ، کومه استاذه هلته ډیوټی پکار ده چه ورکړی، هغه د ښار علاقے دی نو هغه ممبرانو صاحبانو د هغے د پاره کړے دے چه دوئ به د ښار نه بدلوئ۔ یو ښه خبره دے ځل شوے ده چه د چا چا آرډرونه شوی دی سر، هغه آرډرونو سره دوئ کړے ده چه درے کاله به په هغے باندے ټرانسفر نه کیږی۔ خو په دغے باندے زمونږه، ستاسو د حلقے، زما د حلقے، د رورل پیښور د حلقو مسئله نه حل کیږی نو زۀ سر، تاسو ته دا خواست کوم چه یا په دغه ټائم باندے تاسو په دے رولنګ ورکړئ چه په دے باندے د اوس، Within three weeks, within one month هم د هغه لوکل خلقو بهرتیانے اوشی چه دا مسئله حل شی او یا چه کوم ځایونو کښې سرپلس استاذان دی، په پیښور ښار کښې، هغه د مونږ ته رااولیږی۔ زۀ په دغه سکول باندے څه اوکړم؟ زما پندره بیس سکولونه هغه strength 50% باندے دی جی۔ پندره بیس غټ سکولونه سر، زما۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسټر صاحب څه۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> ډیره مهربانی، سر۔

<u>جناب عالمزیب:</u> دیکښې دا مراعات او بهرتیانے، دا دواړه خبرے به یو ځائے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عالمزیب خان ته دا مائیک آن کړئ جی۔

<u>جناب عالمزیب:</u> جناب سپیکر صاحب! دیکښې اهم مسئله چه کومه ده څنګه چه زما دے ورور ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب وینا اوکړله، غټه او اهم خبره دیکښې دا

ده چه په ښار کښې د ننه چه کومه علاقه ده، په دیکښې استاذانو ته په تنخواه کښې مراعات زیات دی۔ کله پورے چه مونږه دغه د پیسو هغه کمے او زیاتے نه وی پوره کړے او د دے دا کمے او زیاتے پوره نه شی، مونږ ته په ښار کښې دومره غټ تکلیف دے څنګه چه دوئ وینا اوکړله چه د دوئ سکولونه خالی دی او زمونږه مسئله دا ده چه مونږه استاذان پریږدی نه چه هر سړے وائی چه ما سرپلس راوله خو د خپل ښار سکول ته مے راوله۔ نو د دغے پیسو د کمی او زیاتی چه تر څو پورے دا په ټوله ضلع کښې یا په ټوله علاقه کښې یو Ratio نه وی جوړه شوے، نو دا مسئله نه حل کیږی۔ مهربانی اوکړئ د دے د پاره کمیټی جوړه کړئ او که دغه کمیټی جوړه شوے نه وی، نو جوړه ئے کړئ او دویم سوال زما دا دے چه مهربانی اوکړئ دا کمیټیانے چه کومے دی، نو د دے دا اعلان اوکړئ چه دا څومره مسئلے راځی چه کمیټیانو ته حواله کیږی او دا مسئلے حل شی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، منسټر صاحب جواب ورکړئ۔

<u>وزیر برائے ثانوی تعلیم</u>: بالکل سپیکر صاحب، زما خپله ذاتی تجربه دا ده چه مونږه ټول آنریبل ممبرز د مصلحت ښکار کیږو نه۔ مونږه ټول په دے خبره پوهیږو چه مونږ یو استاذ پخپله د هغه سکول نه راولو، نو مونږ ته پخپله دا هم معلومیږی چه دغه سکول خالی پاتے کیږی او د هغه استاذ د خوشحالولو د پاره مونږه هغه استاذ چه کوم ځائے ته غواړی، هلته ئے ټرانسفر کړو او ظاهره خبره ده چه هغه سکول خالی پاتے شی۔ زما یقین دا دے که چرے مونږه ټول په دے یو مسئله کښې چه دا قومی مسئله ده، د صحت او د تعلیم مسئله، داسے مسئله ده چه دا بالکل ډیرے زیاتے بنیادی مسئلے دی، که په دیکښې مونږ ټول د مصلحت ښکار کیږو نه، نو زما یقین دا دے چه دا ټول استاذان صاحبان چه کوم ځائے کښې مونږه غواړو، هلته به دوئ ډیوټی کوی خو مونږه بذات خود ټول، زهٔ پخپله دا خبره Confess کوم چه مونږه هغه د پولیټیکل مصلحت د لاندے راشو۔ هغه استاذ چه یا زمونږ د پارټئ یا زمونږه ملګرے وی یا د څه مصلحت د لاندے مونږه د هغه د رضا کولو د پاره، د هغه د خوشحاله کولو د پاره هغه سکول خالی پریږدو او د هغه ټول کلی ماشومانو مستقبل په داؤ اولګی، نو زما ټول هاؤس ته هم دا

خواست دے که چرے مونږ د مصلحت ښکار نه شو نو زما یقین دا دے چه دا وړے وړے خبرے به دے هاؤس ته هم نه راځی۔ یوه خبره بله کول غواړم جی آنریبل ممبرز ته، زمونږ لکه څنګه چه لودهی صاحب خبره اوکړه، چا ته چه څه انفارمیشن پکار وی، نو پکار دا دی چه مخکښ مونږه ته یو نوټس راکوی، ډیپارټمنټ ته، نو مونږه به بیا د دے قابل یو انشاءالله چه To the point انفارمیشنز ورکړو۔

جناب سپیکر: دا Written notice د مخکښ نه ضروری شے دے، دا اول ورکوئ نو بیا به هغوی د جواب درکولو جوګه وی، نو ښه به دا وی چه دا Written noticeد مخکښ نه ورکوئ۔ کمیټۍ مونږه نن Announce کړے دی، Notify کړے مو دی، انشاءالله تاسو ته به دغه کورونو کښ ملاؤ شی۔ دویم ثاقب خان! ستاسو تسلی اونشوه؟ دا منسټر صاحب او ستاسو به دلته زما چیمبر کښ یو میټنګ کوئ، دا بل پی ایف۔ون والا ورور، نو هلته به بیا په دے باندے نورے خبرے اوکړو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، اجازت که مو د یو منټ د پاره راکړو۔ دا د ټرانسفرز او پوسټنګ باره کښ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے باندے ما وئیل چه تاسو به هلته مونږ سره کیښنئ۔

جناب ثاقب اللہ چمکنی: ډیره ښه ده، سر۔ ډیره مهربانی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: آج کچھ معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں آئی ہیں جن کے اسمائے گرامی ہیں: جناب خلیفہ عبدالقیوم، ایم پی اے صاحب، پورے اجلاس کیلئے، جناب ہدایت اللہ خان صاحب، وزیر حیوانات، 18.8.2008 یعنی آج کیلئے، جناب محمد ہمایون خان، منسٹر فنانس، 18.8.2008 یعنی آج کیلئے، جناب محمود عالم صاحب، ایم پی اے، تین دن کیلئے یعنی 18.8.2008 تا 20.8.2008، محترمہ ڈاکٹر فائزہ رشید صاحبہ، 18.8.2008 یعنی آج کیلئے، جناب احمد حسین شاہ صاحب، وزیر صنعت، 18.8.2008 یعنی آج کیلئے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried.)

<u>Mr. Speaker:</u> Leave is granted. Ji Sikandar Khan.

شعبہ صحت صوابی میں خلاف ضابطہ بھرتیاں

<u>جناب سکندر عرفان:</u> سپیکر صاحب، زۀ ستاسو توجه یو ډیر اهم مسئلے طرف ته راګرځول غواړم۔ سپیکر صاحب! زمونږه په صوابئ ضلع کښې تقریباً بیاسی پوسټونه په هیلتھ ډیپارټمنټ کښې راغلی وو خو سپیکر صاحب، هلته کښې چه د هیلتھ ډیپارټمنټ کوم کسان دی، هغوی ملی بهګت سره Illegal Appointments کړی دی او دا بیاسی پوسټونه ئے یو داسے ګمنام اخبار کښې ورکړی دی چه جانباز نوم ئے دے، زما په خیال په دے هاؤس کښې به یو کس هم داسے نه وی چه د هغه اخبار نوم ئے هم اوریدلے وی۔ سپیکر صاحب، زۀ پرون نه هغه بله ورځ د ډی ایچ او آفس ته لاړم او ما ورته اووئیل چه دا اخبار چرته دے؟ نو هغوی سره خپله هم نه وو۔ ما ورته اووئیل چه بیا هغه Detailsمونږ له راکړئ چه دا کوم کسان دی؟ هلته هغه کسانو مونږ ته اووئیل چه مونږ سره لا Detailsنشته۔ نو زۀ حیران یم سپیکر صاحب، زمونږ هیلتھ منسټر صاحب ناست دے چه پوسټونه ئے ایډورټائز کیړی او دفتر سره د هغے Detailsنه وی او هغه په یو داسے اخبار کښې راځی چه تراوسه پورے ئے مونږه نوم نه وو اوریدلے، که په دے هاؤس کښې چا جانباز نوم اوریدلے وی۔ سپیکر صاحب دا مونږ سره دهوکه کیږی۔ دا پته نه لګی، په دیکښې د صوابئ د هیلتھ ډیپارټمنټ ټول خلق Involve دی، چا پکښې خوریونه بهرتی کړی دی او چا پکښې ځامن۔ سپیکر صاحب، تیر شوی اته میاشتو کښې چه کوم Appointmentsشوی دی په صوابئ ضلع کښې هیلتھ ډیپارټمنټ کښې، د هغے د انکوائری اوکړے شی او ټول څیزونه به ښکاره شی او چه کوم دا ایډ راغلے دے، دا د کینسل کړے شی۔ تراوسه پورے مونږه ایم پی اے ګان ناست یو او مونږ ته لا ایډ نه دے ملاؤ، درخواست به څوک څنګه جمع کوی؟ سپیکر صاحب، زۀ تاسو ته دا خواست کوم، هیلتھ منسټر ته وایم، مونږه درے میاشتے اوشوے هیلتھ منسټر ته دا منت کوؤ چه مونږ له ډی ایچ او راکړه، ایګزیکټیو ډسټرکټ افسر خو پته نه لګی، زمونږه هیلتھ منسټر صاحب په دے باندے ولے توجه نه راکوی؟ داسے یو کس ئے لګولے دے چه هلته د کرپشن یو بازار ګرم دے۔ غلط Appointments شوی دی، د هغے د

انکوائری اوکړے شی۔ د دے نه علاوه سپیکر صاحب، په شپیته کالو کښ په پهلا ځل زمونږ د صوابئ جهانګیری Main road جوړیږی، نن نه دوه میاشتے مخکښ چه مونږ ته کوم بریفنګ راکړے شوے وو، هغه د ایک ارب، تهتر کروړ روپو پراجیکټ وو۔ وئیل ئے چه دا به ډبل جوړیږی خو د نن نه پنځلس ورځے مخکښ پته نه لګی چا پټه فیصله اوکړه او هغه روډ ئے سنګل کړو نو سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت مونږه وایو چه شپیته کاله پس په مونږ رحم شوے دے، دا رحم د په صحیح معنو کښ اوکړے شی او چه کوم دا روډ Double design شوے دے، اوس ئے ولے سنګل کوی؟ ایف ایچ اے والا ته اووایئ چه په دے باندے انکوائری اوشی چه دا په دے پنځلس ورځو کښ څه چل اوشو؟ او هیلتھ منسٹر صاحب ته مونږه درخواست کوؤ چه دا کوم ایډ راغلے دے، دا د کینسل کړے شی، دیکښ ئے ټائم ډیر لږ ورکړے دے او مونږ د Proper خبر کړے شو۔ ډیره مننه سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: داسے اهم معامله باندے به تاسو بیا کال اټینشن نوټس راکوئ او اوس منسٹر صاحب، که تاسو سره میټریل تیار وی، جواب ورکولے شئ؟ *ہیلتھ منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔*

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت)</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ انہوں نے جس طرف، ایمپلائمنٹ کے حوالے سے توجہ دلائی ہے اور یہ اگر ایسی بات ہے کیونکہ یہ میرے علم میں کم از کم نہیں ہے لیکن یہ میں آن فلور آف دی ہاؤس ان کو Ensure *کرتا ہوں کہ اگر ان دو تین مہینے میں کوئی بھی* Employment without *اشتہار کے ہوئی ہے تو وہ تمام کینسل کی جائیں گی اور جو وہاں پر* Concerned *لوگ ہیں، ان کی وساطت سے یہ سارا کام کیا جائے گا۔ جہاں تک ای ڈی او کا تعلق ہے تو وہ کیس پراسس میں ہے،* Within a week standard time *انشاء اللہ وہاں پر ایک ای ڈی او چلا جائے گا۔ بڑی مہربانی۔*

<u>جناب سکندر عرفان</u>: سپیکر صاحب! دا د دے دوه درے میاشتو نه نه، چه د کله نه دا Interim Government جوړ شوے وو، د هغه وخت نه د اوګوری چه کوم Illegal appointments، دیکښ پیسے هم Involve دی، د هغه وخت نه د دے، هغوی سره د Appointments هیڅ اختیار نه وو، هغه ټول د اوکړی۔ تر اوسه پورے چه څه Appointments شوی دی، ټول Illegal شوی دی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔ منسٹر ہیلتھ کا مائیک آن کریں۔

وزیر صحت: شکریہ۔ یہ میرے علم میں ہے جی کہ یہ جو کیئر ٹیکر کے زمانے میں جو Appointments ہوئی ہیں، وہ Illegal ہوئی ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن میں نے صرف اور صرف Humanitarian grounds کے اوپر، اب خدا بہتر جانتا ہے کہ کلاس فور میں ایک Appointment لی ہے، کس طریقے سے لی ہے؟ کسی کو کچھ دے کر لی ہے؟ تو اب چھ چھ مہینے، آٹھ آٹھ مہینوں سے وہ کام کر رہے ہیں یا دس اور نو مہینوں سے کام کر رہے ہیں، اب ان کو اس روزگار سے باہر نکالنا میں سمجھتا ہوں یہ ظلم ہے لیکن اب جس طریقے سے یہ ہمارے دور کی جو Appointments ہیں، وہ انشاء اللہ Transparent طریقے سے ہونگی اور وہاں کے جو Concerned ایم پی ایز ہیں، ان کی ریفرنس اس میں شامل ہوگی، دونوں کی Consent اس میں شامل ہوگی۔ (تالیاں)

جناب سکندر عرفان: سپیکر صاحب، زما کلی زیده کښې بی ایچ یو ده، یو کال اوشو په هغې کښې چوکیدار نشته۔ ما هغه بله ورځې ډی ایچ او ته اووئیل چه ډی ایس ایم ته دا لیټر ورکړه چه دلته چوکیدار بهرتی کړی۔ زهٔ د منسټر صاحب نوټس کښې دا خبره راولم، هغوی ما ته اووئیل چه دیکښې یو کال اوشو، یو کال مخکښې یو سړے Appoint شوے دے خو زما خپل کلے دے، منسټر صاحب به راشی او زهٔ به ورسره یم او هلته خلق به اووائی چه یو کال اوشو چه هلته چوکیدار نه دے راغلے، نو دا څنګه Appoint شوے دے؟ هغوی وائی دا Appoint شوے دے۔ داسے ګهپلے ئے کړی دی سپیکر صاحب، چه هغوی د هغه کسانو تنخواه د بینک په ذریعه کړے ده۔ دفتر کښې هم خلقو ته پته نشته چه هغه خلق څنګه Appoint شوی دی؟ تنخواه ئے هم ورله په بینک کړے ده۔ نو سپیکر صاحب، چه د یو کال نه یو سړے نه راځی او هغه اته میاشتے مخکښې بهرتی شوے وی یا کال مخکښې، نو تاسو اووایئ چه هغه Legal دے او که Illegal دے؟ ډیوټئ له نه راځی، صرف تنخواه اخلی مونږ څکه وایو چه دا غلط Appointments شوی دی، مونږ د دے خلاف یو چه اوس څنګه ایډ ورټائزمنټ راځی، د هغے د هم اوشی او هغه طریقه، مونږ بالکل Illegal یو Appointment نه منو۔ منسټر صاحب سره زهٔ بالکل په دے متفق نه یم۔ چه کوم Illegal Appointments شوی

دی، هغه ټول د کینسل کړے شی او د هغوی خلاف د سخته کارروائی اوشی چه کوم خلق په دیکښ Involve دی۔

جناب سپیکر: دا یو اهم ایشو ده، نو په دے به نوټس راکړئ۔ چه Written material پرے راشی ستاسو د طرف نه هم او د دوئ د طرف نه هم، نو د هغے نه پس به پرے بیا هاؤس نه رائے واخلو۔ بی بی، تاسو وختی نه د غه کولو۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے بی بی ته مخکښ، تهینک یو جی۔

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر سماجی بہبود، خصوصی تعلیم وترقی نسواں): تهینک یو، جی۔ زۀ۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں ایک Important بات کی طرف آپکی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ابھی اٹھے ہیں اور یہ پہلے اٹھی تھیں۔

وزیر سماجی بہبود، خصوصی تعلیم وترقی نسواں: جی زۀ ستاسو توجه غواړمه یو ډیر اهم ایشو ته چه هغه د باجوړ نه چه کوم آئی ډی پیز راغلی دی، Generally displaced people, Sir, it’s more than two lacs, چه کوم مونږ ته انفارمیشن راغلی دی، هغوی ځائے په ځائے باندے خواره دی، هغوی د پاره کیمپس ګورنمنټ جوړ کړی دی خو په دے هاؤس کښ دلته کښ چه کوم Concerned MPAs دی چه د چا په علاقو کښ د باجوړ نه خلق راغلی دی او کیمپس کښ نه دی، But Concerned لړ شان که دوئ خپل، they are scattered in different villages، DPOs, DCOs هغوی ته Already د ګورنمنټ نه Instructions تلی دی چه د دوئ اعداد وشمار کیږدئ خو هغوی ته هم ګرانے راځی، نو که دوئ ورسره کښینی د هغے مونږ ته یو Figure راکړی او د هغوی په خپلو کلو کښ چه کوم خلق د چا کورونو کښ دی ځکه چه دیکښ به ډیر زیات خلق داسے وی چه Criminals به وی او هغه کیمپس والا خو به مونږ دے ځائے کښ ساتو، اعداد وشمار هم ساتو او هغوی سره We are in close contact او د هغے په سلسله کښ کمیټی جوړه شوے هم ده چه کوم خلق کلو کښ دی او مونږ ته د هغوی پته نه لګی نو Kindly که هغه زمونږه ایم پی ایز چه کوم Elected MPAs زمونږه دلته

کښې Electedراغلی دی، هغوی د خپل ډی پی اوز، ډی سی اوز سره کښېنی او د هغوی دا Figures مونږ ته راا ولیږی نوWe will be grateful جی۔

جناب سپیکر: دا،۔۔۔۔۔۔۔

وزیر سماجی بہبود، خصوصی تعلیم وترقی نسواں: او جی، او بیا دا دے چه کوم مدد د پاره مونږ ته۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ایشوز چه څومره دی ستاسو دے باندے، لاء اینډ آرډر دے پسے دے، هغے باندے بیا تفصیل سره ټول څه چه وایئ په هغے کښې اووایئ۔

وزیر سماجی بہبود وترقی نسواں: دا مو یو ریکویسټ دے جی، سوشل ویلفئیر سائډ نه، تاسو جی که Excuse me جی، لږ خبره زما واورئ بیا تاسو خبره پرے اوکړئ۔ مونږ خو جی دا ریکویسټ کوؤ As a Social Welfare د سائډ نه چه کوم مونږ هغوی ته مدد ورکول غواړو، We want to چه هغه سم خلقو ته ملاؤ شی، نو We want to involve all of you چه څنګه زمونږه فلډ راغلے وو او مونږه په فلډ کښې خپل ټولو خلقو ته ریکویسټ کړے وو چه تاسو هم راشئ او مونږ له سپورټ راکړئ نو Again we are requesting ځکه چه دا ټائم په مونږه باندے ډیر سخت دے، دوه لکهه خلق زمونږه په فلډ کښې Affected دی ورسره، دا دوه دوه نیم لکهه خلق اوس چه دا Displaced خلق راغلل، نو We want ستاسو سپورټ د MPAs support on this issue۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ سر، میں یہ ایک نکتے کی طرف آپکی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ ایجنڈا میں آگے کیسے چلاؤں گا کہ اگر آپ ایسے، آپ کیلئے چار گھنٹے، کیا شام تک میں بٹھاؤں گا سب کو؟ ابھی سب بیٹھ جائیں، رولز بعد میں دیکھیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ تو پوائنٹ آف آرڈر ہے سر۔

جناب سپیکر: چلیں بتائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر! اگر آپ کے نوٹس میں ہو جس دن ہم حلف لے رہے تھے، ارباب صاحب آپ کی جگہ پہ پریذائڈنگ آفیسر تھے اور اس وقت جو اجلاس ہوا تھا، وہ پی سی او کے

تحت تھا۔اس وقت بھی میں نے یہ بات Pinpoint کی تھی اور آج سر، جب ہم آئین کو کھول کر دیکھتے ہیں تو اس میں جو ایڈیشن ہوئی ہے Page166, Article 270 AAA جو کہ Proclamation of Emergency جو کہ تین نومبر کی تھی، اس کے متعلق ہے۔ ابھی سر، اس میں بات یہ ہے کہ جب ہم نے حلف اٹھایا، ارباب صاحب یہاں پہ پریذائڈنگ آفیسر تھے، انہوں نے کہا کہ ہم 1973 کے آئین کے تحت حلف لے رہے ہیں تو سر، جب ہم نے حلف اٹھایا اور اگر آپ اپنا حلف نامہ پڑھ کر دیکھیں "And that I will preserve, protect and defend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan"………

Mr. Speaker: page number?

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Page 202, Sir.

جناب سپیکر: جی گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں اگر آپ دیکھیں، یہ ہمارا جو حلف نامہ ہے، "And that I will preserve, protect and defend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan", page 166 پر سر، Proclamation of Emergency جو تین نومبر کی تھی، اس سے Include کیا گیا ہے اور جو پہلا Page ہے Constitution کا، As modified up to 29 February 2008، سر، میرا پوائنٹ اس میں یہ ہے کہ اگر ہم آئین کے Preserve کرنے کا حلف لیتے ہیں تو پھر جو اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے Circulate ہوا ہے، وہ تو یہ آئین ہے جس میں ایمرجنسی ہے تو سر، یا تو ہمارا جو حلف تھا، وہ Un-constitutional تھا اور جب پریذیڈنٹ مشرف چلے جائیں تو ہم دوبارہ حلف لیں اور اگر سر، پھر ہمارا حلف Un-constitutional تھا تو پھر یہ ساری کارروائی بھی اس میں Un- constitutional ہو جائیگی یا یہ ہے کہ اگر اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو یہ جو کاپیاں ہم میں تقسیم کی گئی ہیں اور جو سر، مطلب ہے بالکل ہی غلط ہے کیونکہ جو آئین میں ایک طریقہ کار ہے ایک Amendment ڈالنے کا آرٹیکل 238 اور 239 کے تحت، اس سے یہ Process ہو کے گزرا نہیں ہے تو سر، اگر یہ ہماری اسمبلی کا ریفرنس بک ہے اور Constitution ہے اور ہم اس کو Protect کرنے کا حلف لیتے ہیں تو پھر تو سر، یہ ہے کہ یہ ساری کارروائی، اور اس پر میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے رولنگ دیں کہ آیا وہ ساری کارروائی غلط تھی؟ اور یا پھر آپ یہ حکم کریں سر، کہ اس کو Seize کریں، یہ کاپیاں جو ہیں، یہ غلط تقسیم ہوئی ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں اسرار اللہ خان صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، اگر آپ دیکھیں تو 1973 کے Original Constitution میں آرٹیکل 270 کے بعد کوئی اور آرٹیکل نہیں تھا، Eighth amendment جو ضیاء الحق کے زمانے میں ہوئی، اس کے جو مارشل لاء اقدامات تھے، ان کو Indemnity ملی، وہ ‘270 A’ کے ذریعے ہوا۔ پھر جب Seventeenth amendment آئی سر، پھر ‘270 AA’ آیا اور اس کو Validate کیا گیا، ‘270AAA’ ہے کدھر؟ چونکہ ‘270AAA’ آئین کے Process سے نہیں گزرا، اسلئے یہ آئین کا، کیونکہ اس کتاب میں اگر آپ کوئی چیز دیں گے تو وہ وہی چیز ہوگی جس کو نیشنل اسمبلی اور سینٹ Approve کرے گی Two-thirds majority کے ساتھ، اگر Two-thirds majority کے ساتھ نہیں ہوگی تو وہ اس آئین کا حصہ نہیں بنے گی۔ وہ اس آئین کا حصہ تب بنے گی یا اس کتاب میں تب ڈالی جائیگی جب وہ آرٹیکلز 238 اور 239 کے Process سے گزر کر، اسمبلی کے سیکرٹریٹ سے گزر کر پھر اس کتاب کا حصہ بنے گی۔ ہم نہیں سمجھتے، آپ نے نہیں کیا جناب سپیکر، آپ کے سیکرٹریٹ نے بھی نہیں کیا، اوپر سے، نیشنل اسمبلی سے، نیشنل اسمبلی سے یہ کتابیں یہاں پر بھیجی گئیں-----

جناب سپیکر: "لاء، جسٹس اینڈ ہیومن رائٹس ڈویژن" کی طرف سے آیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہی سر، یہی سر، تو یہ اگر آپ اس ہاؤس میں رکھتے ہیں تو ایک چیز جو آئین کا حصہ نہیں ہے، اس پر آپ ہم سے حلف کیسے لے رہے ہیں؟ ایک، اور دوسری جناب سپیکر، چونکہ 3 نومبر کی جو ایمرجنسی تھی، تب تک اس کی کوئی آئینی حیثیت نہیں ہے جب تک پارلیمنٹ اس کو Approve نہ کرے اور پھر آئین کا حصہ نہ بن جائے۔ اسلئے ہماری درخواست ہے جناب سپیکر، کہ آپ نیشنل اسمبلی یا جنہوں نے یہ کتابیں بھیجی ہیں، یہ تو جناب سپیکر، پانچ چھ لاکھ روپے خرچ کرکے اس میں دس پندرہ آرٹیکلز اپنے ڈالوں گا اور وہ باہر پریس میں چھپوادوں گا اور لوگوں میں تقسیم کروں گا تو وہ پھر آئین کا حصہ بن گئے؟ آئین کا حصہ، یہ تو مکھیوں کا وہ چھتا ہے کہ جس میں باہر سے کوئی مکھی نہیں آسکتی جب تک وہ 238 اور 239 سے نہیں گزرے گی، کوئی مکھی بھی اس میں نہیں ڈالی جاسکتی جی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، زما ورونړو ډیر ښه پوائنټس اوچت کړل خو دیکښې دا دی چه دا کوم ‘AA’ Amendment

والا دے ، دا سپریم کورټ وخت کښې Accept کړے وو او دے نه پس دا په دے وجه باندے چه دا مونږ چه Impeachment کوؤ ، دا په دے وجه باندے چه دا بیا اسمبلئ Accept کړے نه دے۔ 'Two-thirds majority' باندے دے ته تحفظ نه دے ورکړے شوے ، په دے وجه باندے مونږ Impeachment ته هم روان وو او نن دے هاؤس ته دا خوشخبری ورکوم چه انشاءالله نن یوه بجے به پریذیډنټ استعفیٰ هم ورکړی ، نو په دے وجه باندے-----

(تالیاں)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی):</u> او دا زما خبره واورئ------

(<u>آوازیں:</u> گو مشرف گو، گو مشرف گو)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی):</u> او دا چه دے کنه جی------

(<u>آوازیں:</u> گو مشرف گو، گو مشرف گو)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی):</u> دا De facto آئین دے۔ مونږ خو همیشه دا وئیلی دی چه مونږ صدر صاحب----

(<u>آوازیں:</u> گو مشرف گو، گو مشرف گو)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی):</u> مونږ همیشه دا وئیلی دی چه مونږ صدر صاحب نه په وردئ کښې منو او نه بغیر وردئ ئے منو او د هغے باوجود د هغوی نه حلف هم زمونږ وزیرانو اغستے دے ، دا De facto دے ، دا De jure نه دے خو د De facto په وجه باندے دا آئین چه کوم دے ، دا به هم انشاءالله اوس ختمیږی او انشاءالله صحیح د 1973 آئین به اوس نافذ کیږی۔ په دے وجه باندے دا کاپی چه کومه ده، دا De facto ده، دا هغه اوریجنل آئین نه دے چه کوم آئین مونږ 1973 کښې پاس کړے وو او مونږ به انشاءالله-----

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! بشیر خان یو عجیبه خبره اوکړه او هغه ډیر سینیئر پارلیمنټرین دے خو آیا سپریم کورټ چه نوټیفیکیشن کوی--------

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان-------

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): نه کیږی کنه، په دے وجه خو دا De facto دے------

جناب عبدالاکبر خان: دا د آئین حصه جوړیدے شی که سپریم کورټ سبا اووائی؟ نه شی جوړیدے جی-------

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): بالکل دا غلط دے، مونږ خو Accept کوؤ چه دا غلط دے، په دے وجه خو Impeachment کیږی۔ نور څه وجه ده------

جناب عبدالاکبر خان: سپریم کورټ سره دا پاؤر نشته چه په آئین کښې ترمیم اوکړی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب!

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جی دا چه څنګه عبدالاکبرخان صاحب اووئیل، بالکل دا چه څه شوی دی په دے ملک کښې تیر شوی اوه اتو کالو کښې او کوم طریقے سره آئین کښې، که سپریم کورټ هم اجازت ورکړے دے، دا د پارلیمنټ حقوق چه کوم دی، هغه غصب شوی دی۔ چه څه شوی دی، بالکل غلط شوی دی خو دا حقیقت دے، مطلب دا دے چه دا Accept کړئ او انشاءاللہ چه کله دا Impeachment هر څه اوشی، دا به واپس رول بیک کوی، دا چه څومره غلط Amendments شوی دی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! آپ کے سیکرٹریٹ نے جو ہمیں ریفرنس بک دیا ہے، اس میں 270AAA ہے، اگر ہم آئین کے حلف کے مطابق جائیں تو ہم اس کو Preserve کریں گے۔ اگر ہم اس کو Preserve کرتے ہیں تو اس میں Proclamation of Emergency ہے، تو یا تو یہ کتاب غلط ہے، اس کو Seize کرایا جائے اور اگر یہ کتاب ٹھیک ہے سر، تو پھر یہ جو ساری کارروائی ہے اور یہ، مطلب ہے اس کے متعلق رولنگ دیں، سر۔

جناب سپیکر: اس پر میں اپنی رولنگ Reserve کرتا ہوں۔

قراردادیں

Mr. Speaker: ‘Resolutions’. Item No. 8, Mr. Abdul Sattar khan, MPA, to please move his resolution No. 3 in the House. Mr. Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ قرارداد نمبر 3 ہے۔ سر! اس سلسلے میں میں نے پہلے بھی بات کی ہے فلور پر۔ بہت اہم مطلب قرارداد ہے جو کہ ہم ڈسٹرکٹ کوہستان والے Face کر رہے ہیں۔ ہمارے فرنٹیئر کا ایک مسئلہ ہے جو مختلف میگا پراجیکٹس ادھر بن رہے ہیں، اس سلسلے میں میں نے قرارداد جمع کی تھی۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع کوہستان میں تعمیر ہونے والے مجوزہ بھاشاڈیم اور داسوڈیم، نیز تمام چھوٹے ڈیمز کی تعمیر سے ہونے والے نقصانات کے تخمینہ میں مفاد عامہ کے محکمہ جات یعنی تعلیم، صحت اور تعمیرات پر اٹھنے والے اخراجات کو بھی متعلقہ پراجیکٹس کے پی سی ون میں شامل کیا جائے"۔ یہ میری قرارداد ہے، تھینک یو۔ یہ بھاشا دیامر ڈیم نہیں ہے سر، یہ بھاشاڈیم ہے، دیامر نہیں ہے اس میں۔

Mr. Speaker: Minister concerned to please answer.

جناب رحیم داد خان (سینئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقیات)): جناب سپیکر! میں ممبر صاحب کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور ان کے جو خدشات تھے تو اس ضمن میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے وضاحت آئی ہے۔ میرے خیال میں اگر ان کی تسلی ہو تو میں پڑھ لوں وضاحت، یہ واپڈ کی طرف سے ہے۔ "مذکورہ قرارداد کا تعلق وفاقی حکومت یعنی وزرات پانی و بجلی اور واپڈ سے ہے۔ دیامر بھاشاڈیم کا منصوبہ شمالی علاقہ جات اور صوبہ سرحد میں واقع ہے۔ حکومت پاکستان کی موجودہ ہدایات کے مطابق منصوبہ کی پی سی ون میں متاثرین کے ازالے کیلئے منصوبہ کے علاقے میں ڈھانچہ کی تعمیر بشمول سکولز، صحت مراکز، سڑکوں وغیرہ کیلئے رقم مختص کی گئی ہیں جبکہ وہ علاقہ جات جو دیامر بھاشاڈیم منصوبے کی حدود سے دور ہیں، ان پر ترقیاتی کام جیسا کہ قرارداد مذکورہ میں تجویز کیا گیا ہے، متعلقہ حکومتوں یعنی شمالی علاقہ جات اور صوبہ سرحد کی حدود میں منصوبے کی رائلٹی کے سلسلے میں آتے ہیں جو کہ منصوبے کے ثمرات سے حکومت پاکستان کی رہنمائی و فیصلہ سے ادا ہو گی۔ جہاں تک داسوڈیم کے منصوبے کا تعلق ہے، اس پر ابھی کوئی ابتدائی کام نہیں ہوا ہے اور موجودہ وقت میں اس کی ڈیٹیلڈ فزیبلٹی ہو رہی ہے۔ محکمہ برقیات صوبہ سرحد مذکورہ قرارداد کی تائید کرتا ہے جو مفاد عامہ سے متعلق ہے"۔ تو میرے خیال میں اس کی ضرورت رہی نہیں اور اگر آپ پیش کرنا چاہتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، یہ بہت اہم بات ہے، مطلب ہے کہ اس کے نام پر مجھے اعتراض ہے جو دیامر بھاشا رکھا گیا ہے۔ یہ پرویز مشرف اور امیر مقام کا پیدا کردہ نام ہے اور اس میں ایک بڑی سازش چھپی

ہوئی ہے سر۔ یہ ہمارے فرنٹیئر کے خلاف اور یہ ہمارے ڈسٹرکٹ کوہستان کے خلاف ایک سازش ہے۔ وہ سازش میں آج تھوڑا آپ کی اور اس ہاؤس کی نذر کرنا چاہتا ہوں کہ اگر دیامر بھاشاڈیم بنتا ہے تو اس کی ساری رائلٹی اور حقوق ناردرن ایریا والے لیں گے، ہمارا حق اس پر نہیں بنے گا۔ اگر یہ ڈیم ہمارے ڈسٹرکٹ کوہستان کی حدود میں آتا ہے تو پھر اس پر رائلٹی اور دیگر جو حقوق ہیں، وہ ہمارے ہوں گے تو پہلے یہ بھاشا ڈیم تھا، اب 'بھاشاڈیم' سے 'دیامر ڈیم' کس نے بنایا؟ یہ میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ سر! پاکستان کے Constitution1973 کے مطابق ہیڈ بکس ہمارے علاقے میں ڈسٹرکٹ کوہستان کی Territory میں آتا ہے، لہذا رائلٹی کا حق بھی ہمارے فرنٹیئر کا ہے، ہمارے ڈسٹرکٹ کوہستان کا ہے۔ اس پر اگر پرویز مشرف 'دیامر بھاشاڈیم' بنانا چاہتا ہے تو کوہستان سے یا بھاشا سے دیامر بنانا، یہ مجھے بھی قبول نہیں ہے اور میرے خیال میں تمام ہاؤس کو بھی یہ چیز قبول نہیں ہوگی۔ مشرف سے بھی بات کریں گے کل، انشاء اللہ العزیز ایسی بات نہیں ہے، قوم کرے گی اس کے ساتھ بھی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، تاسو څه وئیل؟

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر صاحب، زۀ یو عرض کوم۔ دوئ د د امیر مقام نوم نه اخلی، د پرویز مشرف صاحب نوم د واخلی خو د امیر مقام نوم د نه اخلی۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔

(آوازیں: گو مشرف گو / شور)

Mr. Speaker: House in order.

(شور)

جناب سپیکر: تاسو کښینئی۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: No cross talking , No cross talking. آپ بھی بیٹھ جائیں، آپ بھی بیٹھ جائیں۔ جی منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): جناب سپیکر! معزز ممبر صاحب جو فرما رہے ہیں، یہ جو باتیں کر رہے ہیں، وہ قرارداد میں شامل نہیں ہیں، یہ دوسرا ایشو اٹھا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ہم بیٹھیں گے اور صلاح مشورے سے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آپ ریزولیوشن پیش کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): سپیکر صاحب! بالکل ان کی بات سے۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion…….

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): ان کی بات سے ہم اتفاق کرتے ہیں کہ یہ بھاشاڈیم نام ٹھیک ہے، دیامر ڈیم غلط ہے۔آپ نئی قرارداد لائیں، ہم سپورٹ کریں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ بہت اہم ایشو ہے۔یہ اس صوبے کا مسئلہ ہے، اس ایشو پر بات کی جائے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو بعد میں دیکھیں گے، ابھی۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: اگر ریزولیوشن میں نہیں لکھی گئی ہے تو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن میں نہیں لکھی گئی۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! اس ایشو کو اس ہاؤس میں ڈسکس کریں اور اگر یہ میرے صوبے کی رائلٹی ہو تو مجھے یقین ہے کہ ہمارے جو آنریبل منسٹرز صاحبان ہیں، یہ اس صوبے کے Larger interest میں انشاء اللہ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں گے اور یہ آگے ہوں گے اور انشاء اللہ اس کو سپورٹ کریں گے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: دو دفعہ اس ڈسکشن کو Postpone کیا گیا، Override کیا گیا۔جناب سپیکر، اب اگر یہ صرف آپ ایک دو تین ممبران کی ریزولیوشن تک محدود رکھتے ہیں اور باقی کسی کو اجازت نہیں دیتے تو یہ تو میرے خیال میں ناانصافی ہوگی۔

جناب سپیکر: جو ریزولیوشن میں چیزیں ہیں، میں وہ ہاؤس کی رائے کیلئے پیش کرتا ہوں۔

The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Resolution is passed by majority.

(Applause)

Mr. Speaker: Dr. Zakirullah Khan, to please move his resolution No. 5.

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ صوبہ سرحد میں منشیات کے کھلے عام کاروبار کی وجہ سے نوجوان نسل نشے کی عادی ہوچکی ہے اور

روز بروز مزید نوجوان مرد و خواتین نشے کے عادی ہو رہے ہیں، لہذا حکومت اس سنگین مسئلے پر قابو پانے کیلئے منشیات فروشوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرے"۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لاء پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): سر، اس قرارداد کی Wording کے اوپر اعتراض ہے مجھے کہ اس میں مرد اور خواتین نشے، تمام مرد روز بروز، خواتین کو تو نشہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ کوئی اتنا کھلا سر عام بازاروں میں بھی یہ نہیں ہے۔ اسطرح اگر اس کی Wording change ہو جائے کہ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ منشیات فروشوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرے" تو ٹھیک ہے لیکن یہ Wording کی حد تک مجھے اعتراض ہے جی اس کے اوپر۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سکندر خان!

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر! میری یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ تو حکومت کے Basic functions میں آتا ہے کہ وہ Illegal activities کے اوپر کارروائی کرے اور اس کا تدارک کرے تو اس کیلئے بھی ہمیں قرارداد پاس کر کے حکومت کو کہنا پڑیگا کہ اتنے حالات خراب ہو گئے ہیں؟

سینیئر وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، جواب دیں۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): سکندر خان بڑے جذباتی ہیں، میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ عموماً قرارداد کے ہم مخالفت نہیں کرتے، کونسا ملک ایسا ہے کہ جہاں پر کرائمز نہیں ہوتے؟ ہمیں بتائیں۔ پاکستان میں کیا کہ امریکہ، لندن جو کہ بڑے بڑے Development countries ہیں، وہاں بھی ہوتے ہیں۔ کرائمز تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اس قرارداد پر مگر یہ ہے کہ یہ بات نہ کریں کہ اس پر حکومت کو اختلاف ہے، کرائمز ہر جگہ ہوتے ہیں، ایسی کوئی نئی بات نہیں ہے، ان کی حکومتوں میں بھی ہوتے رہے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اگر آپ صدر جائیں تو جگہ جگہ پر آپ دیکھیں تو سر عام نشہ ہو رہا ہے اور ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ ریلوے پھاٹک پر جائیں تو ہر جگہ آپ کو یہ لوگ نظر آئیں گے اور یہ سب کچھ پولیس کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے اور جب تک حکومت ان کے خلاف۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ابھی آ جائیں موشن پر۔ The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, Sahib to please move his resolution No. 6 in the House. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ جو قرارداد میں نے Move کی تھی، اس میں صوبے کی بھلائی کیلئے لیکن باقی میرے دوست، دو ممبران صاحبان ہیں، ان کے کچھ ریزیلوشنز ہیں اور Minister concerned جو ہیں فنانس کے، وہ بھی نہیں ہیں۔ میں اپنے ساتھ این ایف سی کی کاپی بھی لایا تھا سر اور میری آپ سے درخواست ہو گی کہ یا تو اس کو Pending رکھ لیں یا متعلقہ کمیٹی کے اگر حوالے کر لیں، میں خود اس چیز کے حق میں ہوں کہ ایکسائز ڈیوٹی جو ہے سر، اور ایکسپورٹ ڈیوٹی، یہ اگر ہم Divisible pool سے نکال لیں کیونکہ ------

جناب سپیکر: اوکے، اس کو Pending رکھتے ہیں، آگے جاتے ہیں۔

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Okay, Sir.

Mr. Speaker: Mr. Shah Hussain Sahib, MPA, to please move his resolution No. 8 in the House.

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع بٹگرام کے عوام کی غربت اور پسماندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع بٹگرام میں پاسپورٹ آفس قائم کیا جائے"۔

Mr. Speaker: Ji Minister Sahib. The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Syed Qalb-e-Hassan, MPA, to please move his resolution No. 18. Syed Qalb-e-Hassan.

سید قلب حسن: قرارداد نمبر 18"یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے کے تمام معزز وزراء صاحبان کو ہدایت کی جائے کہ صوبے کے مفاد اور عوام کی سہولت کیلئے ہفتے میں تین دن اپنے دفاتر میں موجود رہیں تاکہ ممبران اسمبلی کے حلقوں کے مسائل کا بروقت ازالہ ممکن ہوسکے"۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، جواب دیں۔ بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکرا هر کله چه قلب حسن راغلے دے، ما سره ملاؤ شوے دے، دا یو Compulsion په دے نه دے پکار چه منسټرانو میټنګز هم وی چرته۔ اوس دا فلډ راغلے دے، هلته هم ځی، اوس دا ډیره مسئله، زهٔ نن لیټ راغلم په دے وجه چه مونږه هلته، لس نور هغه خبرے وی خو دا دے چه مونږ به کوشش کوؤ، منسټران به کوشش کوی چه زیات نه زیات ټائم به خپل دفترو ته ورکړی۔ دا یوه Binding خبره به شی او دا Binding چه ده، دا بیا مونږ به دوئ Oppose کړو، بده خبره به وی چه مونږه د دوئ قرارداد Oppose کړو نو دوئ د قرارداد واپس واخلی، مونږ به د دوئ شکر ګزار یو۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی، لیاقت خان۔ آپ سب بیٹھ جائیں، ایک ایک، ایک بندہ، آپ وزیر صاحبان میں سے ایک بولیں۔ میاں صاحب ته دا مائیک آن کړئ، یو ټچ، سنګل ټچ ورکړئ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا سپیکر صاحب، داسے ده چه دوئ خو دا درے ورځے یادوی، د دے مطلب دا دے چه څلور ورځے به زمونږ چھټی وی، مونږه وایو مونږه وزیران یو، مونږ به اووه واړه ورځے د عوامو په خدمت کښ به یو۔ (تالیاں) دا غلطه خبره ده او دا عجیبه غوندے Concept دے البته که دے وائی نو کله کله به ورله کوهاټ ته ورځو۔ دغه یو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیاقت خان! تاسو څه وایئ؟

وزیر آبکاری و محاصل: زهٔ جی د خپل ورور قلب حسن صاحب مشکور یمه او زهٔ ریکویسټ کوم چه دا ریزولیوشن د واپس واخلی، مونږه خو جی هره ورځ تقریباً شپږو بجو، اووه بجو پورے په آفس کښ ناست یو جی او دا معزز ارکان اسمبلی

خو پریږده جی چه د صوبے د عوامو د پاره مونږه As a Minister نه، بلکه As a خادمان ناست یو جی دوئ ته هلته کښ او که بعضے نیم مجبوری وی جی، که بعضے نیم مجبوری وی-------

<u>جناب سپیکر:</u> (قہقہہ) جی قلب حسن خان ، تهٔ څه وایے ؟-------

<u>وزیر آبکاری ومحاصل:</u> زمونږه اکثریت ناست وی هلته دفترو کښ، مونږ سره زمونږ په بلاک کښ چه کوم منسټران دی جی، تقریباً ټول ناست وی جی۔ اوس نه یم خبر چه قلب حسن ورور زمونږه کوم آفس ته تلے وو او هلته کښ منسټر نه وو ؟------

<u>جناب سپیکر:</u> دا سے یو دوه درے دی چه هغوی نه کښینی، هغوی د پاره وائی۔

<u>وزیر آبکاری ومحاصل:</u> د هغوی به مصروفیات زیات وی، د گورنمټ نور------

<u>جناب سپیکر:</u> قلب حسن صاحب، ته واپس اخلے که کوے ؟

<u>سید قلب حسن:</u> سر، دیکښ زما نور څه مقصد نشته، څنگه چه بشیر بلور صاحب وینا اوکړه، زهٔ هغه بله ورځ راغلم آفس کښ هغوی ناست وو، مونږ کوهاټ نه، لرے نه خلق راشی، ممبران صوبائی اسمبلی راشی، تاسو یقین اوکړئ چه یو منسټر هم مونږ ته نه ملاویږی او هر یو منسټر په خپله حلقه کښ ناست وی۔ (تالیاں) دیکښ زمونږ څه غرض نشته، دا شے مونږ دوئ باندے Bound کوؤ نه خو چه کم از کم درے ورځے نه، دوه ورځے د کښینی خو چه زمونږ کوهاټ نه یا سوات نه خلق راځی یا بنوں نه راځی چه هغه منسټر ته لاړ شی۔ سر، مونږ سره فائیلونه وی او یو منسټر مونږ ته نه ملاویږی، هغوی بیا واپس ځی، دیکښ څه نور څه مقصد زمونږه نشته۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> دا به ووټ ته ځو۔ The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Voices:</u> 'Yes'.

<u>Mr. Speaker:</u> Now those who are against it may say 'No'.

<u>Voices:</u> 'No'.

(شور)

جناب سپیکر: سمجھ نہیں آئی۔ جو اس کے Favour میں ہیں، وہ اپنی سیٹوں کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔

(قہقہہ) عبدالاکبر خان، یا آپ بیٹھ جائیں یا کھڑے رہیں۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: The resolution is dropped.

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mrs. Noor Sahar, MPA, to please move her resolution No. 19.

محترمہ نور سحر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ شہید ذالفقار علی بھٹو۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: Quiet please, quiet please, یہ بی بی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: سب خاموش ہو جائیں ذرا۔

محترمہ نور سحر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ شہید ذالفقار علی بھٹو نے 1976 میں دورہ سوات کے دوران جہانزیب کالج میں منعقدہ کانوکیشن کے موقع پر ملاکنڈ ڈویژن کے صدر مقام سیدو شریف میں یونیورسٹی قائم کرنے کا اعلان کیا تھا، لہذا اس کو عملی جامہ پہنایا جائے"۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، کچھ بول رہے ہیں کہ آگے۔۔۔۔

(شور)

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، اس پر ٹیم Already لگی ہوئی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر کام کر رہے ہیں جی۔۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس پہ کام کر رہے ہیں سر، ابھی ذرا Initial stage ہے تو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: سر، 1976 سے لیکر اب تک تو سب یہی کہتے ہیں کہ ہم کام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں آپ نام پر-----

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ کی ڈیمانڈ نام ہے ؟------

محترمہ نور سحر: اگر ہماری حکومت میں عملی جامہ نہیں پہنایا گیا تو اس کو آگے بھی کوئی نہیں لے جائے گا۔

جناب سپیکر: ہاں جی-----

محترمہ نور سحر: 1976 سے یہی بات ہو رہی ہے کہ اس پر کام ہو رہا ہے لیکن ابھی تک اس کو کوئی Positive response نہیں دے رہا ہے-------

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بینظیر بھٹو کے نام پر-------

(شور)

جناب سپیکر: ابھی--------

(شور)

محترمہ نور سحر: اگر ہماری حکومت میں اس پر کام نہیں ہوا تو اس کو بعد میں کوئی بھی نہیں کرے گا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: دا ٹھیک دہ جی۔ ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House……

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Law Minister Sahib, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ملاکنڈ یونیورسٹی تو ایک ہے، اس کا کیمپس بھی سوات میں کھلا ہے، دوسرا یہ ہے کہ اسلامی یونیورسٹی جو ابھی Recently وہاں پر Establish ہوئی ہے، Very recently، اس کیلئے ڈاکٹر فاروق، پراجیکٹ ڈائریکٹر بھی Appoint ہو گئے ہیں تو ایک یونیورسٹی ابھی نئی سوات کیلئے منظور ہوئی ہے، اسلامی یونیورسٹی ابھی امام ڈھیری کے مقام پر، تو سر، کتنی یونیورسٹیاں کھولیں گے، Already ملاکنڈ یونیورسٹی بھی ہے------

جناب سپیکر: آپ کے منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں، ایوب اشاڑی صاحب------

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نوم بہ ئے اسلامی وی کنہ یرہ، نوم ئے اسلامی دے، باقی بہ ماډرن وی کنہ----

جناب سپیکر: تاسو کبنینئ، لاء منسٹر صاحب۔ ایوب اشاڑی صاحب کا مائیک آن کریں، یہ مائیک ذرا آن کریں۔

جناب محمد ایوب خان (وزیر سائنس، ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی): او یونیورسٹی د اوشی جی، د یونیورسٹئ خبرہ ٹھیک دہ جی۔

Mr. Speaker: The question is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his resolution No. 20. Mr. Israrullah Khan Gandapur, please.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: شکریہ۔ سر، اس میں میں ایک Amendment بھی لاتا ہوں کیونکہ صرف وفاقی حکومت کا ذکر ہے، صوبائی حکومت کا ذکر نہیں تو I will read it out-----

جناب سپیکر: یہ ذرا Seriously سنیں جی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ کلاس فور ملازمین کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے ان کی تنخواہوں میں اضافہ مہنگائی کے تناسب سے کریں اور تعلیم یافتہ کلاس فور ملازمین کا متعلقہ محکمہ جات میں تعلیمی عہدوں پر کوٹہ مقرر کیا جائے"۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، بشیر بلور صاحب، تاسو جواب ورکړئ۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی)}: جناب سپیکر! دوئ دا ریکویسټ کړے دے فیډرل ګورنمنټ ته، نو کلاس فور خو زمونږه صوبه کښې هم دی کنه، نو دا خو بیا Financial matter شو کنه۔ قرارداد کښې دا Financial چه چرته Impact راشی، هغه قرارداد کښې نه شی پاس کیدے او قرارداد نه شی راوستے۔ پکار دا وه، دیکښې Finance involve دے چه دے وائی چه د کلاس فور تنخواګانے د زیاتے شی، نو دا Finance involve دے چه Finance involve وی نو هغه قرارداد خو هډو اسمبلئ ته راتلے نه شی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ابھی تو چونکہ یہ ایجنڈے پر آچکی ہے، یہ تو اس وقت کی بات تھی کہ اگر آپ Refuse کر دیتے کہ Under such and such law چونکہ اس

میں Financial matter ہے، اگر گورنمنٹ اس کی اپوزیشن کرتی ہے تو وہ اور بات ہے لیکن میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر یہ پاس ہو جائے کیونکہ ایسی بہت سی قراردادیں پڑی ہوئی ہیں، جب حکومت کے پاس وسائل ہونگے یقیناً اسی وقت قدم لے گی تاکہ کلاس فور ملازمین کا کچھ اس میں ہو سکے کیونکہ اگر وہ Financial implications نہیں کرنا چاہتی Even تعلیمی عہدوں پر بھی اگر ان کا کوٹہ مقرر ہو جائے تو ان کو ایک ریلیف تو ملے گا۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو Amendment آپ نے لائی ہے نا، Wording change ہوئی۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر ذرا، Wording change نہ کریں، وہ وہی Wording میں آ جائے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے سر، کلاس فور جو ہیں نا سر، کلاس فور تو سر صوبائی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر اس میں صوبائی بھی شامل کر رہے ہیں، ابھی کر رہے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری تو یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر ہو جائے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اس موقع پر تو نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، Amendment ہے، میں Propose کرتا ہوں۔ اب اگر اس کو Oppose کیا جائے تو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): سپیکر صاحب، دا Money Bill جوړیږی، کم از کم تنخواه او دا تاسو صوبائی، مرکز کښې، صوبه به هم کوی نو سر، دا فنانس بل کښې راځی، په دے وجه باندے دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Money Bill بن جائے گا، یہ پھر In order نہیں ہو گا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ Money Bill تو میرے خیال میں نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر آ جائیں، آپ اپنی ریزولیوشن جو آپ نے پہلے جمع کی ہے، اس پر آ جائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کلاس فور ملازمین کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے ان کی تنخواہوں میں اضافہ مہنگائی کے تناسب سے کیا جائے اور تعلیم یافتہ کلاس فور ملازمین کا متعلقہ محکمہ جات میں تعلیمی عہدوں پر کوٹہ مقرر کیا جائے"۔

Mr. Speaker: The motion and question is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): سر،-----

جناب سپیکر: Majority نے Yes کہا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): تپوس او کړئ کنه جی هاؤس نه۔

جناب سپیکر: ابھی اگر دوبارہ Contest کرنا چاہتے ہیں تو-----

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): ځۀ خیر دے ، بس ٹھیک دے ، خیر دے ، خیر دے۔

جناب سپیکر: یہ ہو گیا، Majority سے ہو گیا۔ Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to please move his resolution No. 22. Mr. Zahir Shah Khan, please.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، سپیکر صاحب۔"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ ملاکنڈ ڈویژن میں ہر رولز اینڈ ریگولیشنز کو اپنی صحیح روح کے مطابق فوری طور پر نافذ کر کے شرعی نظام کا نفاذ کرے تاکہ مذکورہ علاقے میں موجودہ انتشار اور بدامنی ختم ہو اور ساتھ ہی لوگوں کا دیرینہ مطالبہ بھی پورا ہو سکے"۔

Mr. Speaker: Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): ایک تو ان کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ شریعت ریگولیشنز 1999 جو ہے، وہ Already there in placed, fully implemented throughout PATA. دوسری اس میں کچھ Proposed amendments ہیں جس کے اوپر وفاقی حکومت کے ساتھ ہماری Meetings چل رہی ہیں اور We want to bring in some amendments تاکہ اس کو Expeditious cases کی Disposal کیلئے کچھ Amendments لا رہے ہیں لیکن جہاں تک اسلامی قوانین کی بات ہے تو وہ تو Fully in placed ہیں جی، اس میں تو شک و شبے کی بات ہی نہیں ہے اور جتنے بھی فیصلے ہوتے ہیں، وہ قرآن و سنت کے مطابق ہوتے ہیں اور کسی اور Law کے تحت ہوتے ہی نہیں ہیں اور جہاں تک بدامنی کا سوال ہے تو یہ میں اکثر پریس والوں کو-----

جناب سپیکر: جی ممبر صاحب، آپ Satisfied ہیں؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نہیں سر۔ سر! بات دراصل یہ ہے کہ میری قرارداد تو ایک Simple، سادی سی قرارداد ہے، معصوم سی، وہاں پر سوات جل رہا ہے، ملاکنڈ ڈویژن جل رہا ہے۔ وہاں کوئی بھی صوفی محمد اٹھتا ہے اور شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرتا ہے اور پوری قوم اس کے پیچھے لگ جاتی ہے، پھر اس کے بعد فضل اللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ بشیر بلور صاحب، بشیر بلور صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: Amendments سر،۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: آپ کی اگر کوئی Proposed amendments ہیں تو آپ ہمیں دے دیں، آپ کے پاس ہے کچھ؟ آپ کو کوئی Knowledge ہے اس کے متعلق؟۔۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، سر، سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! جواب دیدیں۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر بلدیات و دیہی ترقی): زۂ خپل دے معزز رکن ته دا درخواست کوم چه دے باندے مونږه۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): دے باندے مونږه ډیر زیات تفصیلاً غور کړے دے، دا ریگولیشن 1999 والا چه دے، هغه مونږ به لاګو کوؤ انشاءالله، مونږ زر تر زره هغے کښې څه داسے Amendments دی چه هغه مونږ د پاره ډیر ضروری دی، ولے چه ملاکنډ ډویژن پوره چه دے، They need soon justice, speedy justice, نو هغے د پاره مونږ هغے کښې لږ Amendment کوؤ انشاءالله۔ مونږ د دے قرارداد مخالفت نه کوؤ خو مونږ دا وایو چه ریگولیشن 1999 چه دے، هغه به انشاءالله زر تر زره مونږ نافذ کوؤ او Already هغه دے، Implementation به ئے کوؤ۔ مونږ خو دومره پورے فیصله اوکړه چه هلته مونږه هائیکورټ هم جوړوؤ۔ هائیکورټ هم جوړوؤ هلته ملاکنډ کښې چه زمونږ څوک دلته پیښور ته بیا نه راځی۔ نو مونږ ته اعتراض نشته په دے خبره خو صرف For satisfaction

مونږ دا وایو چه مونږ انشاءالله دیکښې لګیا یو of the Honourable Member,
او مونږ به انشاءالله کوؤ او هم دا حکومت به ئے کوی۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان:</u> جناب سپیکر صاحب، یو خو دوئ ته په دے باندے نه اعتراض شته دے او نه پرے اعتراض کول پکار دی، پوهه شوئ او نه په دے قرآن او سنت کښې Amendments کیږی، ترمیم نه کیږی۔ مونږ خو وایو چه د قرآن او سنت چه کوم قانون دے، هغه د هلته کښې نافذ شی او ما چه دا کوم قرارداد راوړے دے، ما د ملاکنډ ډویژن د خلقو جذبات ستاسو په مخکښې پیش کړی دی، دے قومی جرګه کښې۔ زهٔ بشیر بلور ته دا درخواست کوم چه کم از کم د دے قرارداد مخالفت نه کوی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ریزولیوشن به Adopt کړو۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی):</u> نا، دیکښې 1999 نشته کنه۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان:</u> او زما دے سره سوال دے چه زما دا قرارداد د ما سره منظور کړی۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that……………

<u>سینئر وزیر بلدیات ودیہی ترقی:</u> سپیکر صاحب! زما دا ریکویسټ دے تاسو ته چه دا کمیټئ ته حواله کړئ، دیکښې لفظ 1999 ریګولیشن نشته او مونږ د 1999 ریګولیشن خبره کوؤ۔ دے پوره د آغاز خبره کوی چه کوم دے، خبره کوی هغه، دا کمیټئ ته حواله کړئ چه هلته لاء کمیټی په دے باندے غور اوکړی نو بیا دا قرارداد به مونږه پاس کړو۔ دے باندے به تاسو مهربانی اوکړئ دا د کمیټئ ته حواله شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا اوس د هاؤس خوښه ده چه آیا تاسو څه وایئ چه دا کمیټئ ته حواله کړو؟

(شور)

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> دا قرارداد کمیټئ ته حواله کړئ، دا یوه د مسلمانئ خبره ده، اسلامی خبره ده۔ مونږ ته پکار دی چه متفقه طور باندے دا قرارداد پاس کړو۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان:</u> پکار ده چه دا قرارداد زما پاس شی، دا دے پاس شی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب،پلیز۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: چه Already دا نظام عدل ریګولیشن 1999 نه اوسه پورے راروان دے لکه هلته دا Fully enforced دے۔ هلته چه څومره عدالتونه دی، ټولے مقدمے هغوی هم د نظام عدل ریګولیشن 1999د لاندے Deal کوی۔ بل دلته د اسلام او د دین لکه هډو څه سوال نشته، څه د کفارو قانون خو نه دے، تاسو خپل قانون نه ځان خبر کړئ چه ستاسو علاقه کښې کوم قانون دے ؟

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب هم پرے څه وئیل غواړی جی۔

حافظ اختر علی: معزز رکن چه کومه خبره پیش کړے ده، دا خو زمونږ د ټولو یو دینی او اسلامی خبره ده او دے سره خو د ټولو اتفاق پکار دے۔ په دے حواله سره په دے باندے ډسکشن کول یا په دے باندے بحثونه کول، زما خو دا رائے ده چه دے سره اتفاق پکار دے، Unanimously دا پاس کول پکار دی۔ (تالیاں) مسلمان له په دیکښې خبرے نه دی کول پکار۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن، بشیر بلور صاحب، Wind up کړئ۔

سینئیر وزیر(بلدیات ودیہی ترقی): ما ته اجازت دومره راکړئ جی، زۀ دا عرض کوم چه په شریعت باندے د هیچا اختلاف نشته، مونږ ټول مسلمانان یو۔ دوئ ته شریعت بل باندے هم ماوئیلی وو چه لس واړه ګوتے لګوۀ خو شریعت راولئ۔ پینځه کاله خو دوئ حکومت اوکړو او شریعت ئے رانه وستو۔ مونږ اوس وایو چه مونږ به ئے راولو انشاءالله دے صوبه کښې شریعت، (تالیاں) خو 1999 ریګولیشن کښې Amendment پکار دے، دا څه داسے ډائریکټ نه شی راتلے۔ په دے وجه باندے دا خواست کوم چه دا شے تاسو کمیټۍ ته حواله کړئ۔ دا خو ریګولیشن، شریعت باندے بالکل زمونږه اختلاف نشته، مونږ شریعت منو، دا ملاکنډ کښې ډیر ضروری دے چه راشی خو دا پوره Amendment به کیږی، دے باندے به خلق کښینی، دیکښې به ګوری چه دا د پاکستان د آئین د هغه آرټیکلز سره خو Contradict نه دی، هغے باندے به خبره کیږی نو په دے وجه باندے دا بغیر د کمیټۍ نه نشی کیدے۔

حافظ اختر علی: چه منی ئے ، نو بس بیا خوئے پاس کړئ۔

جناب سپیکر: میں، جی رحیم داد خان ته۔

جناب رحیم داد خان (سینئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): جناب سپیکر، جناب سپیکر،۔۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی رحیم داد خان ، پلیز۔ ایوب خان ، کښینئ ، کښینئ جی۔

سینئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): جناب سپیکر! هسے یو Confusion دلته Create شو ، دوئ چه څه وائی نو پراونشل گورنمنټ په هغے باندے لگیا دے کار کوی۔ دوئ دا خبره کوی چه دے ځائے کښ کوم عدل ریگولیشن چه دے چه صحیح طریقے باندے په دیکښ کار اوشی نو په هغے کښ چه کوم کمے دے ، رکاوټ دے نو هغے کښ Amendment کیږی او روان دے خو هسے دغه عدل نظام چه کوم دے ، Already په پاټا کښ Impose شوے دے او په دیکښ څه کمے۔ د دوئ چه کوم خدشات دی، هغے د پاره فیډرل گورنمنټ او صوبائی حکومت ناست دی، په هغے باندے Negotiations کوی او زما په خیال په هفتو کښ به هغے کښ Correction اوشی۔

(شور)

جناب سپیکر: زهٔ دا هاؤس ته Put up کوم۔ The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No.’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

(تالیاں)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ډیره مهربانی سر ، ډیره مننه۔

Mr. Speaker: Dr. Iqbal Din Sahib to please move his resolution

ڈاکٹر اقبال دین: مهربانی ، سپیکر صاحب۔ د خپل قرارداد پیش کولو نه وړاندے دا گزارش کومه چه دا قرارداد صرف زما د حلقے په باره کښ نه دے بلکه دا

زمونږ د صوبے په باره کښې هم دے ځکه چه زما د حلقے نه، صرف د پی ایف۔39 کوہاټ نه چه د تیلو کوم پروډکشن دے، هغه څوارلس زره بیرله روزانه دے چه دا په پاکستان کښې چه Total production کیږی، د هغے More than 20% دے یعنی د پاکستان د Total production 20% نه زیات چه کوم دے، هغه صرف زمونږ په حلقه کښې پیدا کیږی۔ د دے نه علاوه د ډسټرکټ کوهاټ او د ډسټرکټ کرک د گیس Total production 382 million cubic feet per day دے او د Total N.W.F.P consumption 295 million cubic feet per day دے او د ټوټل ډسټرکټ کوہاټ Consumption چه کوم دے، زمونږ صرف 10 million cubic feet per day دے او زما د حلقے چه کوم ځائے کښې دا کوهیان، شپږ کوهیان زما په حلقه کښې د The oil and Gas موجود دی، زمونږ ټولے حلقے ته گیس ورکړے شی نو زمونږ Total consumption صرف 3 million cubic feet per day چه دا د Total production د عشر عشیر نه هم کم دے او بله خبره دا ده چه د پاکستان د آئین د دفعه 158 تحت چه کوم ځائے کښې Well heads وی، په گیس باندے د ټولو نه ړومبنے او مقدم حق د هغے علاقے دے، زمونږ د علاقے دے، زمونږ د ضلعو دے او بیا زمونږ د صوبے دے۔ محترمه، دغه شان دا زمونږه خپل آئیل دا زمونږ دا گیس چه مونږ خپلے علاقے د پاره غواړو خو دیکښې د دے------

<u>جناب سپیکر:</u> ډاکټر صاحب، خپل ریزولیوشن اول اووایئ جی، دے ته راشئ۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ میرے حلقہ نیابت پی ایف 39 کوہاٹ 3 میں شکر درہ اور ہوتی لاچی سمیت جہاں جہاں تیل اور گیس کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں اور اس گیس کی پائپ لائن جن قصبوں اور دیہاتوں کے پاس سے گزر کر ملک کے دیگر علاقوں کو پہنچائی جارہی ہے، اس پائپ لائن سے ترجیحی بنیادوں پر مذکورہ قصبوں اور دیہاتوں کو گیس پہنچانے کی منظوری نیز انفراسٹرکچر کی تیاری کیلئے فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے"۔ محترم سپیکر صاحب-------

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution ….

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرډر، سر۔ دا ډیر اهم قرارداد دے، ټول هاؤس ته پکار ده چه په دے باندے خامخا د بحث منظوری ورکړی۔ دے نه پس د منظوری د پاره پیش۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قراردادونو باندے ډسکشن نه وی، دے باندے صرف د هاؤس نه دغه۔۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، دا د ے ټول هاؤس سره Related دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر! یہاں پر اقبال فنا صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے، میں سابقہ اسمبلی کا ممبر رہ چکا ہوں پانچ سال اس ایوان میں اور ابھی بھی شکر الحمد للہ Minister Prison ہوں، میں سارے ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ بہت اہم قرارداد ہے، اس میں انہوں نے ایک لفظ لکھا ہے 'انفراسٹرکچر'، جناب سپیکر، 1947ء سے ضلع کرک اور ضلع کوہاٹ میں جو روڈ اور جو سڑکیں بنی تھیں، ہمارا سارا انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا، ہمارا ضلع کرک اور ضلع کوہاٹ اربوں روپے مرکز کو بھی دے رہے ہیں اور شکر الحمد للہ صوبے کو بھی مل رہے ہیں لیکن خدا کیلئے یہ ایوان، اگر میں حکومت کا ممبر ہوں یا جو کچھ بھی ہوں، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ جنوبی اضلاع کو بگتی نہ بنایا جائے۔ کل رات میں آیا ہوں، دس بجے میں نے درہ کراس کیا ہے، میرے ساتھ ملک قاسم صاحب بھی تھے، علاقے میں آئیل، گیس کی وجہ سے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا تھا، گیس پائپ لائن بند تھی، چیف منسٹر صاحب نے مجھے کہا پھر میں گیا، لوگوں سے ریکویسٹ کر لی اور رات کو گیارہ بجے میں نے درہ کراس کیا، مجھے ڈر بھی تھا لیکن مجھے اسمبلی بھی پہنچنا تھا، وہ بھی میرا مسئلہ ہوتا ہے کہ حکومت کو مسائل نہ ہوں، یہ بھی میرا مسئلہ ہے کہ ایوان میں اپنے لوگوں کی خاطر بولوں۔ جناب سپیکر، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، جس طرح ملک قاسم صاحب نے کہا، میں اقبال فنا کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اس کو ضرور بحث کیلئے منظور کیا جائے، وجہ یہ ہے کہ کم از کم اس میں 25% صوبائی گورنمنٹ کا شیئر ہوتا ہے اور 50% مرکزی گورنمنٹ کا شیئر ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، حیدر خان ہوتی صاحب آئے، لاچی میں افتتاح کیا۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه۔۔۔۔۔

وزیر جیلخانہ جات: جناب، ایک منٹ آپ پلیز۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د بحث خبره نه ده، ډیبیټ پرے نه کیږی، یوه خبره اوکړه----

وزیر جیلخانہ جات: ملک قاسم خان، ایک منٹ۔ جناب سپیکر! حیدر خان ہوتی صاحب کرک آئے، انہوں نے افتتاح کیا۔ ہمارے ساتھ محتاب عباسی صاحب بھی تھے، غالباً آپ بھی تھے پھر حیدر خان ہوتی صاحب آئے لاچی سے افتتاح کیا، آٹھ مہینے سے، Just a minute--------

جناب سپیکر: بس وزیر صاحب-----

وزیر جیل خانہ جات: آٹھ مہینے سے پائپ لائن پڑی ہوئی ہے۔ میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر GM,SNGPL یا سیکرٹری کے ساتھ یا ایسے اداروں کے ساتھ ایک میٹنگ ہو کہ کم از کم ہمارے ضلع سے ہمارے صوبے کو جو فائدہ ہو رہا ہے، مرکز کو جو فائدہ ہو رہا ہے، ہمارے عوام کو بھی تھوڑا بہت فائدہ ملے۔ تھینک یو، سر۔

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب،-------

جناب سپیکر: قاسم خان، یو منټ-------

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، یو---------

جناب سپیکر: قاسم خان ته مائیک آن کړئ خو یو منټ له۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، دے باره کښې مے ریکویسټ دا دے چه دا ډیر اهم قرارداد دے۔ صرف دا یوه خبره کوؤ پکښې چه جناب والا، د کرک زمونږ ګیس دس بار افتتاح اوشوه۔ د مشرف نه ئے راواخله تر زمونږ ایم این اے پورے، آخری افتتاح له محتاب عباسی صاحب او جناب وزیر اعلیٰ صاحب پخپله لاړل۔ پینځو کالو نه جی هیڅ کار مونږ چه کوم دے، زمونږ ډویژن، کوهاټ ډویژن، دا صرف د کرک مسئله نه ده، دا د ټول کوهاټ ډویژن مسئله ده، جناب والا، په دیکښې رائلټی Involve ده، انفراسټرکچر ذکر دے پکښې۔ سر، زمونږ ریکویسټ دغه دے په دغه باندے چه خدا کیلئے دے ټول هاؤس ته مونږه دا درخواست کوؤ چه دے کار باندے دستی عمل شروع شی۔ عمل نشته جی چه کار مونږ خلاص کړو۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ The motion -------

(شور)

ملک قاسم خان خټک: دیکښ دے کرک شامل شی، هنګو د شامل شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه ټهیک شوه۔ میاں صاحب۔۔۔۔۔

ډاکټر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، محترم سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب ته مائیک آن کړئ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خټک: دیکښ د جی کرک شامل شی، هنګو د شامل شی، ټول د ویشن۔۔۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا جی د خوشخبرئ۔۔۔۔۔

ډاکټر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، د لته زۀ یو۔۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! د خوشخبرئ امکان دے۔ یوه بجه ده، د مشرف سپیچ دے، وقفه اوکړئ هغے نه پس به بیا نورے خبرے کوؤ۔

(شور)

ډاکټر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، ایک یو عرض کول غواړمه محترم سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دۀ څه نوم دے یار؟ عتیق الرحمان صاحب! یو منټ، تاسو څه وایئ؟

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب، دیکښ دے، یره دا مائیک خو آن کړئ، مائیک نه آن کیږی۔۔۔۔۔۔۔

ډاکټر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: کښینئ، House in order, order please. The motion before the House……..

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو تۀ خبره نه ختموے کنه۔۔۔۔۔۔۔

ډاکټر اقبال دین: هنګو د هم پکښ شامل۔۔۔۔۔۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! مائیک بند دے--------

ڈاکٹر اقبال دین: شامل کړے شی-------

جناب عتیق الرحمان: د یکښ د هنګو Include کړے شی، سر-------

جناب سپیکر: هنګو Include کړئ------

جناب عتیق الرحمان: او۔

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، محترم سپیکر صاحب، د لته زۀ-------

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب، دا With amendment put کړئ جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، د لته چه کومه خبره ما د انفرا سټرکچر کړے ده، هغه د دغے ګیس پائپ لائن په باره کښې ده څنګه------

جناب سپیکر: دے ته راشه، دا هنګو پکښې ټول ډویژن put up کړه ریزولیوشن کښې، تقریر بس پریږده کنه، دا دغه پرے-------

ڈاکٹر اقبال دین: په دیکښې د کوهاټ ډویژن د پاره دے------

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved with amendments by the Honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Tea break, thank you, for 15 minutes only.

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے پندرہ منٹ تک کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر صاحب مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سید رحیم: جناب سپیکر صاحب!

(شور)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم--------

(اس مرحلہ پر صدر پاکستان، جنرل پرویز مشرف نے نشری تقریر میں اپنا عہدہ چھوڑنے کا اعلان کیا)

(شور)

آوازیں: جئے بھٹو، جئے بھٹو، بھٹو جئے بھٹو، نعرہ حیدری، یا علی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج خوشی کا دن ہے اور اس خوشی کے دن میں۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Thank you Bi Bi, thank you…….

(شور)

جناب سپیکر: آج اس خوشی کے موقع پہ (قہقہہ) میرے خیال میں ایک نعرہ مستانہ لگائیں اور پھر رخصت ہونگے۔

آوازیں: گو مشرف گو، جئے بھٹو، جئے بھٹو۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آج مجھے پتہ ہے آپ سب خوش ہیں۔ اس خوشی میں میں آج کسی کو منع نہیں کر سکتا۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، د برفئ رشوت د خوړلے دے، د برفئ رشوت د خوړلے دے، ډیر ښه کار د کړے دے۔ (قہقہہ)

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! آج بہت خوشی کا موقع ہے، میں آپ کی وساطت سے تمام ہاؤس کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں اور یہ دنیا کی واحد اسمبلی ہے جو آج سیشن میں الحمد للہ، ہمیں بات کرنے کی پوری اجازت دی جائے۔ یہ وہ خواب جو پچھلے اڑتالیس اور پچاس سال میں اس ملک کے عوام دیکھ رہے ہیں، الحمد للہ یہ سیاسی اور جمہوری عقیدہ رکھنے والی جماعتوں کی فتح کا دن ہے۔ (تالیاں) آج وہ ڈکٹیٹر جو کبھی اپنے آپ کو بڑا غرور اور تکبر کے مکے لہرایا کرتا تھا، آج جب ہم سکرین پر دیکھ رہے تھے، یہ عوام کی طاقت ہے کہ کس طرح آج مگر مچھ کے آنسو وہ گرا رہا تھا۔ ہم آج پر زور اپیل کرتے ہیں کہ یہ جو فتح ہوئی ہے، ہم نے اس کے مواخذے سے واپس ضرور ہونا ہے، Impeachment کا شاید پراسس ضرور رک جائے لیکن آرٹیکل 6 کے تحت اس کو سزا ضرور ہونی چاہیئے تاکہ کوئی بھی طالع آزما اس ملک میں آکر سیاسی حکومتوں پر شب خون نہ مار سکے اور مجھے یقین ہے کہ آج پاکستان کے اندر ان جمہوری عقیدہ رکھنے والے لوگوں کی حکومت ہے، جن میں پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی، جمعیت

علماء اسلام اور دوسرے جو گروپس شامل ہیں، آج ان سب کی فتح ہے۔ میں آپ کو، اس اسمبلی کے ہر رکن کو اور آپ کی وساطت سے پوری قوم کو آج مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور میں چاہونگا جناب سپیکر، مجھے اجازت دی جائے کہ میں آج ایک اظہار تشکر کی قرارداد اس اسمبلی کے سامنے لا سکوں اور میں چاہونگا کہ آج ان تمام کے تمام معزز آراکین کو اس موضوع پہ بات کرنے کی اجازت دی جائے کہ ہماری آج یہ جو فتح ہے، الحمد للہ یہ بہت بڑی فتح ہے لیکن یہ پراسس ہم یہاں نہیں روکنا چاہتے، ہم اس ڈکٹیٹر کو اور اس کے حواریوں کو، جنہوں نے لال مسجد کے اندر، جنہوں نے وزیرستان کے اندر اور جنہوں نے ہمارے ٹرائبل ایریا میں آج آگ لگائی ہوئی ہے اور یہ ملک جن بحرانوں سے گزرا ہے، ان کی سزا ضرور ہونی چاہیئے۔ میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ ایک بہت بڑی جدوجہد کرنے کے بعد الحمد للہ آج اس کرسی پہ بیٹھے ہیں، ہمیں آج آپ پورا موقع دینگے بات کرنے کا۔ وہ جو میری اظہار تشکر کی قرارداد ہے، اس کی مجھے اجازت دیں گے کہ میں ایوان کے سامنے لا سکوں۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: یو یو، نن کهلاؤ اجازت دے، ستاسو ورځ ده خو یو یو پاځئ۔ عالم زیب خان۔

جناب عالم زیب: اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! ډیره مننه، ډیره شکریه چه تاسو ما له ټائم راکړو۔ زهٔ د خپل زړه د کومی نه او د دے خپلو ټولو خوئیندو، وروڼو د طرفه خپل هغه عظیم لیډرانو ته خراج تحسین پیش کوم چه په نن ورځ باندے هغوی یو دومره غټ ډکټیټر ته چه د نهه کالو نه په دے ملک باندے هغه ناست وو او هغه چه کومے تباهئ او بربادئ اوکړلے، نو زهٔ سلام پیش کوم جناب آصف علی زرداری صاحب ته، (تالیاں) زهٔ سلام پیش کوم محترم نواز شریف صاحب ته، زهٔ سلام پیش کوم جناب اسفندیار ولی خان صاحب ته، زهٔ سلام پیش کوم جناب مولانا فضل رحمان صاحب ته او زهٔ سلام پیش کوم هغه قوتونو ته چه هغوی راغونډ شو، یو موټے شو او د هغه ډکټیټر، دا یو تسلسل دے د دے ډکټیټرانو، پرون اوولسم آګست وو، د ضیاءالحق د تباهئ ورځ وه، نن آتلسم آګست دے، د مشرف د تباهئ ورځ ده، دا به په آګست کښې دغه شان، خو د دے نه پس چه کوم ډکټیټر راغے نو هغه د خپل نوم سره د تباهئ، بربادئ نولسم آګست د نن ورځے نه په

ایډوانس کښې اولیکی۔ دا هغه قوم دے چه دا قوم کله متحد شی، کله یو شی نو داسے ډیر مشرفان، داسے ډیر ضیاءالحقان، داسے نور هغه کسان چه په دے ملک باندے ئے ډکټیټرشپ کړے، هغه به تباه برباد کیږی راروان ځل د پاره۔ مونږه خپل سیاسی قائدینو ته سلام پیش کوؤ خو دا هم ورته وایو چه یو شئ، یو موټے شئ، یو قام شئ، یو غیرت شئ، د دے خپلے خاورے د پاره، د دے قام د پاره۔ زمونږه به د دهشتګردئ نه هله ځان خلاصیږی که مونږه دغه شان یو شو۔ زمونږه به د دے طالبانائزیشن نه هله ځان خلاصیږی چه دغه شان مونږه یو شو۔ زمونږه به د القاعده نه هله ځان خلاصیږی چه دغه شان مونږه یو موټے شو انشاء الله تعالی۔ زهٔ د خپلو خوئیندو، وروڼو، د ټولو د طرفه ټول قام ته، ټول ملک ته زیرے پیش کوم چه راروان وخت کښې به انشاءالله نه به چرته ډکټیټر راځی او نه به د راتلو کوشش اوکړی او نه به دغه شان طالبانائزیشن او دا کوم ډکټیټران، کوم چه زمونږه د ملک او د قام په تباهئ پسے راغلی دی، دا به انشاءالله تهس نهس کیږی، دا به یو ځل بیا د خپل غرض د پاره۔__ زهٔ خپل ټولو مشرانو ته مشران چه هغوی په دومره غټ بصیرت باندے دومره غټه معرکه سر کړه، سلام پیش کوم او ټول قام ته زیرے ورکوم۔ ډیر شکر دے، شکر الحمدلله چه د دے عذاب نه زمونږه ځان خلاص شو۔ خدایا دا مشرف او د هغه دا ملګری تباه برباد کړے۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *تھینک یو، شکریہ جی۔ رحیم داد خان، رحیم داد خان۔*

<u>جناب رحیم داد خان (سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی):</u> بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! د ټولو نه اول ستاسو شکریه ادا کوم او بیا ستاسو په وساطت سره د دے ټول هاؤس کوم ملګری چه دی او د دے هاؤس نه بهر چه کوم زمونږه د صوبے عوام دی، هغوی ته مبارکباد پیش کوم چه د هغوی جد و جهد وو دا اته نهه کاله د دے حالاتو د بدلیدو د پاره، کوم دا انسټی ټیوشن چه تباه شوی وو، دا سسټم تباه شوے وو، غربت حد ته رسیدلے وو، بے روزګاری د حد نه اوړیدلے وه، دغه شان امن تباه وو او په هغه دغه کښې اول ځل په الیکشن کښې په صوبه کښې، په مرکز کښې کامیابی حاصله کړه او د هغے نه پس نن کوم هغه حالات وو چه کوم یو شے رکاوټ وو، هغه رکاوټ چه کوم وو، هغه ختم شو او هغه رکاوټ دا نه چه

مشرف دے ، هغه رکاوټ 58(2)b دے ، چه څنګه زمونږه لیډرانو وئیلی دی چه کوم یو صدر راځی نو د Amendmentضرورت به نه پیدا کیږی، هغوی به پخپله دا 58(2)bختموی۔ په دے وخت د خوشحالئ مقام هم دے خو مونږ ته ډیر چلنجز چه کوم دی، دا را په غاړه دی۔ کوم دا حالات چه پیدا شوی وو، دا په قبائیلو کښ چه کوم حالات دی، زمونږه د ملک چه دننه کوم حالات دی، دا بے روزګاری ده، Institutions تباه شوی دی او داسے حالات پیدا شوی وو چه فوج او عوام جنګیدل۔ په دے وخت کښ زهٔ د فوج ستائنه که اونکړم نو دا به مناسب نه وی چه هغوی هم په دے وخت یو ښه کردار ادا کړو۔ اوس هغه وخت داسے راغے چه د وزیر اعظم او د صدر د کرسئ په مینځ کښ به ټکراؤ نه وی او د جوډیشری خپل مقام به وی، د پارلیمنټ بالادستی به وی او دغه شان ججز چه کوم دی، عدلیه به آزاده وی، نو دغه د پاره به مونږه Struggle کوؤ او بیا هغه لیډرانو ته چه څنګه مخکښ زما ورور عالمزیب خان خبره اوکړه چه د هغوی ښه حکمت عملی او د هغوی د یکجهتی په وجه باندے بغیر د وینو بهیدو او د ګولو چلیدو نه بغیر هغه ډکټیټر، نو زهٔ خو به دا اونه وایم هغه نظام چه کوم دے ، هغه ختم کړو او انشاءالله تعالیٰ داسے رنړا به راځی په دے ملک کښ چه دا ملک به ترقی کوی۔ په آخره کښ بیا زهٔ ستاسو شکریه ادا کوم۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار حسین بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین(وزیر برائے ثانوی تعلیم):</u> ډیره زیاته مهربانی، سپیکر صاحب۔ یقینی خبره دا ده چه زما مشرانو کومه خبره اوکړه، زهٔ وایم چه دا زمونږ د هاؤس د پاره نه، صرف زمونږه د دے صوبے د پاره نه، چه د دے ټول ملک، د پاکستان د دے ټولو عوامو د پاره نن یوه ډیره لویه تاریخی ورځ ده۔ زما مشرانو خو خبره اوکړه، زهٔ خو په دے پاک هاؤس کښ د هغه نوم اغستل نه غواړم، دا چه نن مونږ په استعفیٰ باندے، ټولو سیاسی او جمهوری قوتونو مجبوره کړو، زهٔ خو ورته وایم چه دا خو د پښتنو اجرتی قاتل وو اجرتی قاتل چه د دے اجرتی قاتل په وجه باندے د دے پښتنو هره دره د وینو خړوب ده۔ نن که تاسو اوګورئ چه د هغه په دور اقتدار کښ چه هغه په یو داسے ناجائزه طریقه باندے په باره اکتوبر 1999 باندے راغے ، په دے ملک کښ ئے یو منتخب حکومت ختم کړو او بیا ئے اراده

دا کړے وه چه دا پښتانه به قتلوم۔ تاسو که نن خپله ډيټا راواخلئ اوګورئ چه د هغه په دغه ذليله، په دغه ناکرده دور اقتدار کښې چه د دے پښتنو څومره طالبان مړه شوی دی، څومره عالمان مړه شوی دی، څومره خلمی مړه شوی دی، څومره تور سرے مړے شوے دی، د دے مدرسو څومره بچيان او څومره بچی مړه شوی دی، زما يقين دا دے چه دا د دنيا په تاريخ کښې نه چه دا د انسانيت په تاريخ کښې دومره بے ګناه وينه نه ده تويے شوے۔ زۀ ټولو پښتنو له په دے فورم باندے مبارکی ورکوم چه دوئ او مونږه ټول يو يو انشاءالله۔ دا څنګه چه عالمزيب خان خبره اوکړه، بيا به يو ظالم او جابر ته دا موقع په لاس نه راځی چه هغه به په ناجائزه، مونږه وايو چه دا نن د په دے قوم باندے احسان نه دے کړے، نن د دے قوم په بچی بچی او زۀ خو ډير افسوس کومه چه دا د پښتنو يو خپل روايت دے چه په دے اسمبلئ کښې زمونږه بعضے مشرانو د جرنيل صاحب ملګرتيا کړے ده۔ خدائے شته دے چه زما سره خو الفاظ نشته خو صرف دومره به اووايمه چه ډيره زياته د افسوس خبره ده او مونږ ورته سوال کوؤ چه هغه ووټ چه هغه جرنيل چه زۀ ورته جرنيل نه وايم، زۀ ورته تور مخے وايمه چه د هغه په حق کښې ئے ووټ استعمال کړے دے، کم از کم زۀ دومره وايم چه په دے هاؤس کښې د هغه ګناه کفاره ادا کړی او په دے خبره باندے خپله ستومانی ظاهره کړی چه دا کوم ووټ چه مشرف له ورکړے دے چه کم از کم دوئ اووائی چه دا مونږه ستومانه يو۔ ډيره ډيره مننه۔ (تالياں)

<u>سرداراورنگزيب نلوٹھہ</u>: جناب سپيکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپيکر</u>: مياں افتخار صاحب، مياں افتخار صاحب۔اس کے بعد، نلوٹھہ صاحب آپ کو ٹائم ملے گا۔

<u>مياں افتخار حسين(وزير اطلاعات)</u>: بسم الله الرحمن الرحيم۔ سپيکر صاحب، رشتيا خبره دا ده چه ډير د خوشحالئ وخت او لحظه ده خو په دے وخت باندے پکار دا ده چه د پارليمنټ د ننه ډير په هوش او په حواس باندے ټولے خبرے اوشی۔ په دا سے وخت کښې د جذباتو، په هغے کښې زمونږ نه چه کوم توقعات دی، د هغے په بنياد خبرے پکار دی۔ خوشحالی په خپل ځائے، بنده سوچ کوی چه دا تلل او دومره په آسانه تلل، د دے شاته ډير عوامل دی او زۀ يو دوه خبرو ته اشاره کوم چه هغه بار بار د سړی ذهن ته هم راځی، په ټی وی هم اووئيلے شو۔ هغه پريذيډنټ چه د

58(2)bاختیار لری او استعمالوی ئے نه، نو د دے شاته هغه قوتونه وی چه د هغه لاسونه ایساروی۔ هغه چه نن په تیی وی کښیناستو او یوه گهنټه ئے خپله قصه کوله، هم په مینځ مینځ کښې په هغه هغه خپله نشه راتله خو چونکه د هغه شاته، چه چرته 58(2)b کله هم استعمال شوے دے نو د هغے شاته د فوج قوت وی نو هله ئے خلق لګوی، ګنی لګولے ئے نه شی او نن مونږ د پاکستان فوج د دے کردار ستائنه کوؤ چه هغوی جمهوری عمل پریښودو، هغوی په دے باندے صبر اوکړو چه د فوج خپل کار دے او د جمهوری قوتونو خپل کار دے۔ (تالیاں)
زمونږ د ملک د ټولو نه دا په تاریخ کښې رومبے باب دے چه فوج د طرف نه دا Indication ملاؤ شو چه جمهوری قوتونه که خپله لوبه کوی نو هغوی ته آزادی ده او د نن نه پس به فوج غیر جانبدار وی۔ نو خدائے د اوکړی چه دا نن چه په تاریخ کښې کومه ورځ ده چه ټول عمر فوج چه کوم دے، هغه د غیر جانبدار وی نو انشاءالله تعالیٰ چه څنګه نن ډکټیټر وهل اوخوړل، داسے به جمهوری قوتونه مضبوط کیږی او په پاکستان کښې به بیا ډکټیټر د راتلو هیڅ څه خوب نه وینی او نه به هغه بیا راځی۔ نو زهٔ د پاکستان د فوج دے کردار ته سلام پیش کوم چه هغوی نن په خپل ځائے ډیر مثبت کردار ادا کړو۔ بل د دے اړخ دے، ټول عمر به هله 58(2)b استعمالیده چه مونږه جمهوری قوتونه به په خپلو کښې په جنګ وو، کله چه به یو فوجی آمر راغلو نو یو سیاسی پارټئ به وهل اوخوړل او بل به ویلکم کولو او په دے وجه باندے ډکټیټرانو به مزے کولے۔ زهٔ نن هغے جمهوری قوتونو ته سلام پیش کوم چه هغوی خپل اختلافات د مینځ نه اوویستل او هر څومره که خلقو اختلافات پیدا کړل، هغوی په ځان کښې اتحاد پیدا کړو، نن یو ډکټیټر ته دا په نظر نه راتلل چه زهٔ به 58(2)b استعمال کړم نو ګنی زما سره به یو جمهوری قوت راپاځی، هغه جمهوری قوتونو ته سلام پیش کوؤ۔ هر څوک چه دی، دا د افراد مرهون منت نه دے، دا زمونږه یو تسلسل دے، دا زمونږه یو ارتقائی عمل دے، نن د مختلف مرحلو نه مونږ تیر شوی وو، په دے صورتحال کښې ملک مات شوے دے، اسمبلئ ماتے شوی دی، خلق جیلونو ته تلی دی، زمونږ په وطن باندے اور بل شوے دے، زمونږه د بچو وینے توے شوے دی۔ دا نن چه کومه ورځ زمونږه نصیب شوے ده، دا د ډیرو قربانو نه پس ده۔ جناب سپیکر صاحب،

ټول قوم په دے د مبارکباد مستحق دے۔ مونږه د عقل فهم په بنیاد دا خبره کوؤ که چرته جمهوری قوتونه، مونږه به په خپلو کښ اختلاف لرو، دا د جمهوریت حسن دے، مونږ به د یو بل سره د نکتے اختلاف لرو خو دا یو ه خبره اټل ده، د دے اسمبلئ نه دا آواز کوؤ چه هر یو آمر راځی، هر یو ډکټیټر راځی، هر یو نمرود راځی، هر یو فرعون راځی، هر یو شداد راځی، مونږ به یو موټے یو، یو به یو، یو اتحاد به زمونږه وی، تر هغه پورے به یو یو چه تر څو پورے آمریت له مونږه شکست نه وی ورکړے او جمهوریت مونږه مضبوط کړے نه وی۔ (تالیاں) زهٔ په دے یو څو ماتو گوډو الفاظو، په دے اجازت چه د اجمل صاحب یو شعر دے:

که د بازونو ښکار نه منع نه شوے صیاده جال به د هم پاتے نه شی

که د زما شړئ ته د لاس واچوو خدائیگو ستا شال به رانه پاتے نه شی

مهربانی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: سردار نلوٹھہ صاحب۔ مائیک آن کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر صاحب، آج الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے اس قوم پر، اس ملک پر کہ اللہ تعالیٰ نے آج ایک ظالم، جابر ڈکٹیٹر، امریکہ کے ایجنٹ سے اس ملک کی جان چھڑوائی۔ میں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں میاں نواز شریف، آصف علی زرداری، اسفندیار ولی، مولانا فضل رحمان صاحب، وکلاء اتحاد، پریس، الیکٹرانک میڈیا، امیر حیدر خان ہوتی اور اس اسمبلی کو کہ جس میں اس جابر کے خلاف ایک سو سات ووٹوں کی بھاری اکثریت سے قرارداد منظور ہوئی، جس کے خوف کیوجہ سے آج وہ مستعفی ہو گیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں، اپنے قائدین سے، سیاسی جماعتوں سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ڈکٹیٹر کو کوئی محفوظ راستہ نہ دیا جائے بلکہ لال مسجد کے قاتل کو، وانا میں ظلم اور بربریت کرنے والے، صوبہ سرحد میں آگ لگانے والے اور پاکستان میں آگ لگانے والے اس ڈکٹیٹر کو لال مسجد کی حویلی میں الٹا لٹکایا جائے اور اس کو پھانسی دی جائے۔ بالکل اس کو کوئی محفوظ راستہ نہ دیا جائے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو جی، جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ واقعی جی جولائی اور اگست، یہ دو مہینے حبس گرمی، طوفانوں اور سیلابوں کے مہینے ہوتے ہیں لیکن جناب سپیکر، اگر ہم پاکستان کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو چودہ اگست کو

پاکستان بنا لیکن پانچ جولائی کو ضیاالحق جیسے شخص نے یہاں پر مارشل لاء نافذ کیا اور پھر سترہ اگست کو اس کا جو حال ہوا اور پھر آج اٹھارہ اگست کو جنرل مشرف نے استعفیٰ دے دیا۔ جناب سپیکر! یہ استعفیٰ آج اس نے دیا ہے، یہ اس کی شکست ہے۔ جناب سپیکر! وہ جھوٹ بول رہا ہے کہ میں Impeachment کا سامنا کر سکتا تھا۔ جناب سپیکر! وہ Impeachment کے Causes کو اور Impeachment کا کیسا سامنا کر سکتا تھا؟ کیا اس چارج کا وہ سامنا کر سکتا تھا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں یہ Admit کیا کہ میں نے لوگوں کو امریکہ پر بیچا اور ان سے ڈالر وصول کرتا تھا۔ کیا وہ اس چارج کو جناب سپیکر، Face کر سکتا ہے کہ اس نے ایک دفعہ نہیں، کتنی دفعہ Constitution کی Violation کی؟ بلکہ جناب سپیکر، اگر میں اس حد تک جاؤں کہ اس نے تو Constitution کو Abrogate کیا ہے۔ آرٹیکل 6 اس کیلئے تیار ہے تو وہ کیسے ان چارجز کا مقابلہ کر سکتا تھا اور ان کا سامنا کر سکتا تھا؟ اس کے علاوہ جناب سپیکر، آج اگر صوبہ سرحد کے پختونوں کا خون یہاں پر فاٹا میں اور سیٹلڈ ایریا میں بہہ رہا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا جنرل مشرف اس کا ذمہ دار نہیں ہے؟ کیا وہ اس چارج کو Face کر سکتا تھا کہ اس نے عوام کے، خاصکر پختونوں کے خون سے جو ہولی کھیلی؟ اس کو جناب سپیکر، وہ Face نہیں کر سکتا تھا، اسلئے اس نے آج استعفیٰ دے دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہے کہ ایک ڈکٹیٹر از خود مستعفی ہو رہا ہے۔ ایک ایوب خان نے استعفیٰ دیا لیکن وہ استعفیٰ نہیں تھا، اس نے ساتھ یحیٰی خان کو مارشل لاء کیلئے بھی تیار کیا، مطلب ہے کہ مارشل لاء بھی لگا دیا تو وہ جمہوریت کا سفر ختم کر دیا تھا۔ جناب سپیکر! اس کے بعد ضیاء الحق کا دور، اور آج اس کا استعفیٰ اس بات کا ثبوت ہے کہ جب سیاسی لیڈر اور سیاسی جماعتیں اکھٹی ہو جاتی ہیں تو جناب سپیکر، ان کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ آج اس کا استعفیٰ، اس کو ڈر بھی تھا کہ اس کی Impeachment کی راہ میں اور کوئی رکاوٹ نہیں اور Two-thirds سے زیادہ اکثریت Coalition کے پاس ہے، اسلئے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ آج پاکستان کے عوام کیلئے انتہائی خوشی کا دن ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو صدر بنائے اور Coalition ایک ایسے شخص پر متفق ہو جائے کہ جو اس ملک کو آگے بڑھائے ان سیاسی جماعتوں کے ساتھ اور یہ سب کی درخواست ہے کہ سپیکر صاحب یا لنچ یاڈنر کریں تو وہ تو آج اعلان ہی کریں گے۔ (تالیاں) وہ تو آج اعلان کریں گے اس کی خوشی میں کیونکہ قرارداد اس اسمبلی نے جس اکثریت سے پاس کی ہے جناب سپیکر، وہ آپ کا فرض ہے کہ آپ آج (قہقہہ)۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کرتاہوں، لیاقت، لیاقت خان۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): شکریه، جناب سپیکر۔ دا نن چه کومه تاریخی ورځ ده، دا صرف نه د پاکستان د قوم د پاره بلکه د ټول ریجن د پاره او د دنیا د پاره یو تاریخ دے چه نن داسے یو مطلق العنان ډکټیټر چه هغه په نهه کالو کښې بالکل د مطلق العنانیت انتها کړے وه او د پاکستان تاریخ دا دے چه کله دلته ډکټیټر راغلے دے نو دومره په آسانه نه دے تلے نو زهٔ نن په دے تاریخی ورځ باندے ټول قوم ته او ټول سیاسی، جمهوری قوتونو ته او هغه شهیدانو ته چه چا د ډیموکریسی د پاره خپلے وینے ورکړے دی او نن د هغوی وینے رنګ راوړے دے۔ زهٔ خصوصاً خپلے مظلومے قائد، شهید بے نظیر بهټو صاحبه ته خراج تحسین پیش کوم چه د هغے د قربانو په وجه باندے نن یو آمر د استفعیٰ اعلان اوکړو۔ زما ورور دلته چه دا خبره اوکړه چه د جذباتو نه کار اغستل نه دی پکار، دا نن چه کوم جذبات د دے قوم دی، هغه په دے حقله دی چه هغه صرف د پښتنو قاتل نه وو هغه د دے ټول قوم په حقوق باندے ډاکه وهلے وه۔ هغه زمونږه د بلوچستان د قائدینو قاتل دے، هغه زمونږه د خوئیندو، مئیندو د عزتونو قاتل وو، هغه زمونږه د ورونړو قاتل وو چه هغه پخپله دا جرمونه Admit کړی دی چه یره ما صرف په ډالرو باندے دا خلق امریکے ته حواله کړی دی۔ نن زمونږ عزت په امریکه کښې تار تار کیږی، دا جرمونه به هغه څنګه Face کوی؟ چه نن هغه وائی چه زهٔ Impeachment Face کولے شمه۔ خبره جی دا نه ده۔ دا نن چه کومه تاریخی ورځ ده، دا که یو خوا دا یو مثال جوړ کړو چه کله دا قوم، سوله کروړ عوام اودریدل او دا هغه عوامی طاقت وو چه کله دا طاقت یو ځائے شو نو بیا ورته آمر ټینګ نه شو، په دیکښې مونږ د چا احسان مند نه یو۔ که چا پکښې کردار نه دے ادا کړے، دا عوامی طاقت وو، عوامی طاقت په مخکښې چه کوم قوتونه داسے وو چه هغوی غوښتل چه مونږ د آمریت سره ملګرتیا اوکړو نو هغوی مجبوره شو چه آمر ئے یواځے پریښودو، نو زهٔ قوم ته خراج تحسین پیش کوم جی۔ بله مونږ دا تسلیموؤ جی چه زمونږ آرمی په جنګ کښې د پاکستان په تاریخ کښې په ړومبی ځل یو Positive رول شروع کړے دے خو هغه د نن تاریخ نه نه دے شروع کړے، هغه د هغه وخت نه شروع شو چه کله

زمونږه آرمی جنرل سی۔ان۔سی جنرل مشرف په شکل کښې لرے شو او بل جرنیل راغے او هغه په اوله ورځ دا آرډر اوکړو چه د آرمی د پاره هغه یو Instruction ورکړو چه د هغوی به په Politicsکښې Involvementنه وی، نو مونږه خراج تحسین پیش کوؤ خپل سپاه سالار ته۔ زمونږه په آرمی کومے دفعے، کوم الزامات، کوم ناکرده الزامات چه لګیدلی وو، نن د آرمی سپاه سالار د آرمی د Positive کردار په وجه باندے هغه داغونه ختم شو خو د نن ورځ دا Message د سیاسی قائدین د پاره هم دے چه کوم نن دلته کښې ډیموکریټک پراسس راولی لګیا دی، نن هغوی ته هم دا یو میسج دے چه کله د عوامو په توقعاتو باندے او چه کله د عوامو طاقت یو ځائے شی او عوام متحد شی نو هغوی ته یو جنرل مشرف غوندے یو ډکټیټر نه شی پاتے کیدے، نو چه خدائے مه کړه که زمونږ دا سیاسی قائدین د عوامو په توقعاتو پوره اونه ختل نو زمونږه انجام به هم ډیر خراب وی۔ زهٔ امید لرم او دا یقین لرم چه زمونږ قائدین خصوصاً جناب آصف علی زرداری صاحب، زمونږ اسفندیار خان صاحب، زمونږ میاں نواز شریف صاحب، مولانا فضل الرحمان صاحب او نور جمهوری چه کوم قائدین دی، جمهوریت پسند، هغوی چه دا کوم کردار ادا کړو، هغوی ته خراج تحسین پیش کوم جی خو زهٔ دا یوه خبره کوم خپل قائدینو ته، خپل قوم ته جی، دا تاریخ لږ Clearکول غواړم چه خبره کیږی چه آمر ته Safe passage ورکړے شی په دغه خبرو باندے جی مونږه جناب سپیکر، دے قوم ته څه Message ورکوؤ لګیا یو؟ خصوصاً هغه وړو صوبه ته کوم Message ورکوؤ لګیا یو چه کوم همیشه محرومه پاتے شوے دی، اوس هم احساس کمترئ کښې مبتلا دی؟ هغه صوبو ته مونږ څه Message ورکوؤ چه کوم د نورو صوبو ډکټیټران چه د چا په وجه دا ملک دولخت شو؟ هغه ته مونږ Safe passage ورکوؤ چه چا په 1958ء کښې ړومبے د دے قوم په حق ډاکه اووهله، آمریت ئے په دے ملک کښې نافذ کړو؟ هغه ته مونږ Safe passage ورکوؤ چه چا دلته د پښتنو قتل عام اوکړو، د مدرسو د ماشومانو وینے ئے اوبهیولے، دلته د پاکستان مفاداتو باندے سودا بازیانے اوکړے؟ زمونږ عزتونه ئے اوولوټل، هغه ته مونږ Safe passage ورکوؤ؟ ګناه ګار به د وړو صوبو لیډران وی، ګناه ګار به یو شهید ذوالفقار علی بهټو وی چه

د هغه کیس به هم چلیږی، هغه به پهانسی کیږی هم، د هغه لور به هم په دے روږونو باندے ویشتے شی؟ تاسو د دے سره څه Message ورکوئ هغه صوبو ته، تاسو بلوچستان ته څه Message ورکوئ چه مخکښ د احساس کمترئ مبتلا دی، احساس محرومئ کښ مبتلا دی؟ هغوی ته څه Message ورکوؤ چه مونږ ورته چیلنج ورکوؤ چه دا سے ځائے نه به د Hit کړو چه تهٔ به یاد ساتے، تهٔ به خبر هم نه ئے او هغه بگټی صاحب Hit شی، د هغه لیډر چه کوم دے، شهید کړے شی او د هغه تپوس د نه کیږی؟ نو مونږ د صوبه بلوچستان خلقو ته څه Message ورکوؤ لگیا یو چه دا سے خلقو ته به Safe passage ورکوؤ؟-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: درکوم موقع، درکوم ټولو له۔ مختصر کړئ جی۔

وزیرآبکاری ومحاصل: زهٔ دا ډیمانډ کوم جی د دے هاؤس نه او د دے قوم نه او خپلو قائدینو نه چه قطعاً Safe passage نه دے پکار ورته۔ هغه د خپلو جرمونو اقرار په خپل کتاب کښ کړے دے، هغه ته آرټیکل 6 لاندے دا سے سزا ورکول غواړی چه کم از کم د وړو صوبو دا احساس محرومی ختمه شی۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: شکریه، جی۔ مفتی جانان صاحب۔

(شور)

جناب محمد ظاهر شاه خان: بسم الله الرحمن الرحیم۔ زهٔ------

جناب سپیکر: دے پسے، دے پسے۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: زهٔ جی درے څلور ځلے اودریدم۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب پسے، مفتی صاحب! بسم الله۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دے دا اوکړی، دے د تقریر اوکړی، سر۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! بسم الله، بسم الله۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکرا! ستاسو د وخت راکولو زهٔ مشکور یم۔ عزتمنده! زهٔ ستاسو په وساطت سره دا عرض کول غواړم چه یو هغه د خوشحالئ ورځ وه چه مونږ دے ایوان ته رادننه کیدلو، خلقو مونږ باندے یو اعتماد کړے وو او دے

ځائے ته ئے را لیږلی یو او نن هم یقینی د دغه ملګرو، د دغه ناستو خلقو دا مخونه حال وائی چه دا ټول خلق مطلب دا دے خوشحاله دی او دا دے ټولو سیاسی جماعتونو قائدینو، د دغه عوامو چه مونږ تاسو ته ئے ووټ راکړے دے او یو مینډیټ ئے را کړے دے، دا د هغه طاقتونو، د الله قوت وو او د هغه طاقتونو یو زور وو چه دا یو ډکټیټرشپ ئے یو ځائے ته او رسولو۔ دویم عرض زهٔ جی دا کوم چه لکه څنګه صدر پرویز مشرف په تلو باندے نن مونږ خوشحالئ مناوؤ، داسے کارونه خو زمونږ نه او نه شی چه سبا خلق بیا زمونږ به تلو باندے دغه شان خوشحالئ مناوی۔ صدر مشرف په تلو سره چه دا کومے وینے توئیږی، دا کومے زنانه او څادر او د چار دیوارئ بے عزتی کیږی، آیا دا خو به اوس او نه شی، دا به محفوظے پاتے شی؟ مونږ بار بار دا وایو چه صدر صاحب فلانی ځائے کښې دا کړی دی، یقینی کړی دی خو دا اوس حالاتو کښې چه دا کوم روان دی او دا څه اوس مونږ کوؤ، آیا سبا خو مونږ ته هم دغسے خوشحالئ زمونږه په تلو باندے ښوک مناؤ نه کړی؟ زما ستاسو په وساطت سره دغه ټول ارباب اقتدار ته دا عرض دے چه مونږ پنځلس ورځے، سبا به په دے زهٔ بحث کوم، پنځلس ورځے مونږ په توپونو، په ټینکونو باندے غرځولے شوے وو، زمونږ بچی د شپے سحراګانو کښې ژړولے شوی دی، نو ستاسو په وساطت سره دغه مو حکومت ته عرض دے چه د پرویز مشرف د پالیسو تسلسل د بند کړلے شی، ټول آپریشنونه که سوات کښې کیږی، که باجوړ کښې کیږی، که هنګو کښې کیږی، که وزیرستان او کرم کښې کیږی، دے له د یوه کمیټی، یوه جرګه جوړه شی، هغه خلق د دغه خوشحالئ کښې مونږ سره شریک کړلے شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔ ظاهر شاه صاحب!

<u>جناب محمد ظاهر شاه خان</u>: اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره شکریه، ډیره مهربانی۔ زما د ټولو ملګرو دا خواهش وو چه یو څو خبرے اوکړمه جی۔ زهٔ د دے خپلو ملګرو هم ډیر زیات شکریه ادا کوم چه هغوی ما له د خبرو کولو موقع راکړله۔ زهٔ د خپل طرف نه د دے ټول هاؤس ته، د دے صوبے خلقو ته او دے ټول پاکستان ته دا مبارکی ورکوم چه په دے ملک کښې بحران وو، یو کرائسس وو، شکر الحمد لله هغه کرائسس

ختم شو، هغه بحران ختم شو۔ (تالیاں) شکوک و شبهات وو د 58(2)(b) باره کښې، د مارشل لاء باره کښې، د نورو خطرناک خبرو باره کښې، هغه ټولې خبرې لاړې۔ جناب سپیکر! په 1988ء کښې زهٔ د دې اسمبلئ ممبر وومه او دغسې د وزیر اعظم او صدر په مینځ کښې جهګړه پیدا شوه او د هغې په انجام کښې اسمبلئ کور ته لاړے۔ بیا هم زهٔ دغسې د دې اسمبلئ ممبر وومه، غالباً په 1990ء کښې داسې بحران پیدا شو او هغه اسمبلئ کور ته لاړے۔ جناب سپیکر! د هغې نه پس زهٔ هم د دې اسمبلئ ممبر وومه چه زمونږ د پریذیډنټ او د پرائم منسټر په مینځ کښې کشیدګی جوړه شوه او د هغې انجام دا وو چې چه صدر هم لاړو او اسمبلئ هم کور ته لاړے۔ جناب سپیکر! دا چه کوم پریذیډنټ صاحب راغلے وو، دا جنرل مشرف، د هغوی باره کښې د دې اسمبلئ جذبات او احساسات، زهٔ د هغې قدر کوم چه کله دا جنرل مشرف راغلے وو، هغه وخت کښې هم زهٔ د دې اسمبلئ ممبر وومه او په دې ملک کښې د مسلم لیګ (ن)، د نواز شریف حکومت وو او بهاری مینډیټ دے ملک کښې دے اسمبلو ته حاصل وو، د دے مشرف او د دے دغه په مینځ کښې چه کله تنازعه پیدا شوله او مشرف او لګیدو، دا ټولے پارټئ، دا ټولے پارټئ را یوځائے شوے او یو نکاتی ایجنډه ئے جوړه کړه چه "*نواز شریف کی حکومت کو ختم کرو*" او جناب، ما ته هغه وخت یادیږی چه کله مشرف راغے او مونږه ئے ټول کور ته او لیږلو او نواز شریف ئے ګرفتار کړو، نو دے سیاسی پارټو، اول نه پیپلز پارټی، بی بی د خدائے اوبخښی، هغه د لندن نه راغله او دوبئ ته لاړه وائی چه "دا مشرف بهادر سړے دے چه دهٔ دا اسمبلی ختمه کړے ده"، د اے این پی والا دا خبره په ریکارډ باندے ده، وئیل ئے چه "دے مشرف چه کومه اووه نکاتی، سات نکاتی ایجنډه شروع کړے ده، دا خو ئے د باچا خان نه پته کړے ده، دا خو د باچا خان په منشور باندے عمل کوی"، هغه خبره تاسو مونږ ټولو له یاده ده جی او مولیانو صاحبانو خو د هغه مخالفت کول را کول۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اوس نن ماحول مه خرابه وه۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ما ته يو منټ را کړئ جی۔

جناب سپیکر: بس، شازیہ اورنگزیب۔ شازیہ اورنگزیب، شازیہ اورنگزیب۔ مائیک آن کریں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نو زۀ په دے خبره باندے ، دا مشرف که راوستے دے په دے وردئ کښ، هم دے خلقو راوستے وو او که دوئ لیږلے دے نو دوئ واپس لیږلے دے ، مونږ په دے ګناه کښ شریک نه يو۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

جناب سپیکر: شازیہ اورنگزیب!

(اس مرحلے پر مختلف پارٹیوں کے اراکین نے اپنے اپنے قائدین کے حق میں نعرے لگائے)

محترمہ شازیہ اورنگزیب: بسم الله الرحمن الرحیم۔ ټولو نه مخکښ خو مبارک شئ او مبارک شه پاکستانه چه نن د دے متهو نه د ډیر غټ بوجھ کوز شو، تهینک یو، مسٹر سپیکر۔ زۀ به يو قرارداد In fact پیش کومه او ډیرے وړے خبرے به کوم، ما ځکه ستاسو نه ډیر وخت نه ټائم غوښتو چه درے خبرے دی، وړے خبرے دی او To the point خبرے دی۔ Mr. .Speaker, the impeachment of Mr. .Musharraf is just not enough but Mr. Musharraf and his political supporters must be made accountable for their deeds, as their wrong actions and wrong policies which were against the national interest of the country, had brought our country Pakistan at the brink of disaster, جی هغه Accountable کول پکار دی، پریښودل ئے نه دی پکار چه څنګه هغه ظلمونه کړی دی اولتیا ئے زوړندول پکار دی، مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔ ظاہر شاہ صاحب، منسٹر ہیلتھ۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ گزشتہ رات شب برات کی رات تھی اور اس سولہ کروڑ عوام نے (تالیاں) رات کو اپنی نفلوں میں، اپنی دعاؤں میں یہ ضرور کہا ہوگا کہ اے اللہ ہم پہ رحم کر اور ہمیں اس ظالم سے نجات دلا۔ یہ رات کی ان دعاؤں کا اور ان نفلوں کا نتیجہ تھا کہ آج اس ڈکٹیٹر سے ہماری جان چھوٹی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہنا بھی ضروری سمجھوں گا کہ جو قائدین، جناب آصف علی زرداری صاحب، جناب نواز شریف صاحب، اسفندیار ولی خان

صاحب اور مولانا فضل الرحمن صاحب یہ پروگرام لے کر چلے ہیں، وہ آج منطقی انجام کو پہنچا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ بینظیر بھٹو جب شہید ہوئی تھیں تو پہلے تو ہمارا یہ خیال تھا کہ اب اس پاکستان کا کیا بنے گا؟ لیکن آج میں سمجھتا ہوں کہ اس شہید کا خون اس مشرف کے سر پر چڑھ کر آج ناچا ہے اور اسے بتایا ہے کہ شہید کا خون کیا چیز ہوتا ہے؟ تو میں آج آپ کی وساطت سے، اپنے پورے ہاؤس کی وساطت سے اور اپنے اراکین کی وساطت سے پوری قوم کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے صوبے کے عوام سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آج ایک خوشی کا دن ہے، تمام ترتلخیاں بھلا کر آج وہ خوشیاں منائیں اور سارے صوبے میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ایک چراغاں اور ایک خوشیوں کا سماں ہونا چاہیئے۔ اس سے بڑا دن ہماری زندگی میں شاید کبھی نہ آئے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مولوی عبید خان صاحب!

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب سپیکر! په دے خوشحالئ موقع باندے او دا ستاسو اختیار کښ هم ده چه ډبل تنخواه ورکړئ، دے ممبرانو له هم او د دے اسمبلئ سټاف د پاره هم۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) مولوی عبید خان صاحب!

مولوی عبید اللہ: الحمد لله۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ټولو ته به موقع ملاؤ شی، دوه دوه منټه جی۔ مولوی عبید صاحب!

مولوی عبید اللہ: الحمد الله الذی هدانا الی الصراط المستقیم۔۔۔۔

حاجی شیر اعظم خان (وزیر محنت): جناب سپیکر!۔۔۔۔

مولوی عبید اللہ: لږ صبر، تاسو وزیر صاحب یئ، همیشه خبرے کوئ، مونږه هم، لږ ټائم خو راکړئ کنه۔ والصلوٰۃ علی من الختص با الخلق العظیم۔ جناب صدر! بحث شروع کرنے سے پہلے میں آپ کو اپنی طرف سے اور پورے ہاؤس کی طرف سے مبارکباد پیش کر رہا ہوں کہ آپ کو، مطلب کہ ہمارے صوبے کے، ہماری اسمبلی کے سپیکر کو کامن ویلتھ نے، دولت مشترکہ نے تین سال کیلئے اپنی ایگزیکٹیو کمیٹی کا رکن منتخب کیا ہے، یہ میری طرف سے اور سب کی طرف سے آپ کو مبارکباد ہو۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ (تالیاں)

وزیر محنت: جناب سپیکر!۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: بیٹھیں، وزیر صاحب آپ ذرا بیٹھیں، میں اپنی بات ابھی شروع کر رہا ہوں۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

جناب سپیکر! ہم پورے صوبہ سرحد کے Matureاور Cream قسم کے لوگ یہاں موجود ہیں لیکن میری تھوڑی سی شکایت ہے ان سے، حرکات اور معاملات مجھے ذرا بچگانہ نظر آتے ہیں۔ دیکھیں ہمیں خوشی کا اظہار اس وقت کرنا چاہیئے، یہ تو ایک شخص ہم سے چلا گیا ہے، اس کے بچھائے ہوئے پروگرام اور اس کے جو منصوبے ہیں، وہ آج اس ملک میں اسی طرح پڑے ہوئے ہیں۔ آپ ذرا غور کریں، ایک وقت وہ تھا کہ مسلمان قوم بوسنیا اور سپین مین حکومت کر رہی تھی، ایک وقت آج یہ ہے کہ ایک جابر، ایک ظالم حکومت انتہائی مغرب سے آکر ہمارے افغانستان اور عراق میں حکومت کر رہی ہے، یہ سوچنے کا موقع ہے۔ کبھی اس کو خراب کرنے کیلئے طالبان کا نام دیا جاتا ہے، کبھی علماء کا نام دیا جاتا ہے اور کبھی پختونوں کا نام دیا جاتا ہے۔ ہم مر رہے ہیں، ہمارے علاقے خراب ہو رہے ہیں، ہمیں ذرا غیرت، بردباری اور تدبر سے سوچنا چاہیئے۔ کیا اس وقت وہ لوگ نہیں تھے، وہ مسلمان نہیں تھے کہ یہی عیسائی لوگوں کے اوپر ہم بوسنیا اور سپین میں حکومت کر رہے تھے؟ یہ شرم کی بات ہے۔ یہ کیا ایک آدمی چلا گیا لیکن اس کی پالیسیاں آپ کے سامنے ہیں۔ میں اسی وقت اس پر شکر اور خوشی کا اظہار کروں گا کہ جب 1999ء سے پہلے، 1997ء میں جو پاکستان کی پالیسی تھی، 1997ء جو مسلمانوں کا آپس میں، People to peopleافغانستان کے ساتھ ہمارے روابط تھے، وہ ہمارے مغربی سرحدات کے محافظ ہیں۔ آپ یہ دیکھیں مشرقی محاذ ہمارا اس وقت محفوظ نہیں ہے، ہمارا مغربی محاذ اس وقت محفوظ نہیں ہے۔ ہمیں یہاں خوشی منانے کا یہی موقع نہیں ہے۔ ہمیں ذرا غیرت سے سوچنا چاہئے، ذرا تدبر سے سوچنا چاہئے کہ کن حالات میں ہم لوگ بیٹھے ہوئے ہیں؟ وہاں سے ایک خفیہ آرڈر آتا ہے، یہاں سارے تالیاں بجاتے ہیں اور وہاں کوئی ان کی پالیسی ہو تو ہم اپنے آپ پر مسلط کر رہے ہیں۔ ہمیں غیرت اور ایمانداری سے یہ سوچنا چاہئے، کیا اس وقت یہ نہیں تھا؟ یہی 1997ء میں یہ ہمارے افغانستان کے لوگ تھے، 1965ء میں ہمارے محافظ تھے، 1971ء میں ہمارے محافظ تھے، آج وہی لوگ ہم سے لے رہے ہیں جان، ہم سے لے رہے ہیں مال، ہمارے مسلم ممالک سے لے رہے ہیں مال اور بمباری ہم پر کر رہے ہیں۔ مارے ہم جا رہے ہیں اور تباہ ہم ہو رہے ہیں۔

یہ باجوڑ ہے، ہمارے بھائی ہیں، مسلمان بھائی ہیں، ہمیں شرم یہ ہونی چاہیئے کہ وہ آ کے یہاں پشاور میں ہیں، مردان میں ہیں اور دیر میں پڑے ہوئے ہیں، ان کے پاس کوئی رسائی نہیں ہے، ان کے اپنے املاک، اپنی مساجد، اپنے گھر، اپنی زمینیں تباہ ہو رہی ہیں اور ہم یہاں کہہ رہے ہیں "زندہ باد، زندہ باد"۔ یہ زندہ باد کی بات نہیں ہے، یہ ہمیں ذرا سوچنا چاہیئے۔ یہ زندہ باد تب ہو گی کہ مشرف کی پالیسیاں، میں صحیح بات کہوں گا کہ امریکہ کی جو پالیسیاں ہیں یہاں ملک میں، ان کو دفن کیا جائے، امریکہ کو یہاں سے بھگایا جائے پھر ہم کہیں گے کہ یہ زندہ باد، زندہ باد، زندہ باد۔ آج یہ زندہ باد نہیں ہے۔ ہم اسی قسم کے مردہ باد میں ہیں، زندہ باد وہی کریں گے۔ دیکھو محمد بن قاسم بھی ایک لڑکا تھا، ایک آدمی تھا، میں اس ہاؤس کے لیڈر کو یہ کہوں گا کہ بھئی تم بھی ایک آدمی ہو، ایک لیڈر ہو، ایک مسلمان ہو، وہ ایک عورت کے وہاں سے ایک دو مہینے کے بعد پیغام آ جانے کے بعد حجاز سے آ کر ہندوستان میں آئے ہیں اور ان کو شکست دی ہے۔ آج ہمارے ہاں کیا ہو رہا ہے؟ ہماری بہنیں، ہمارے بھائی، ہماری مائیں کس حالت میں پڑی ہوئی ہیں؟ ڈاکٹر عافیہ کیساتھ کیا ہو رہا ہے آپ دیکھیں؟ ہم تو ہنس رہے ہیں، ہم تو خوش ہو رہے ہیں، یہ کیا خوشی کا موقع ہے؟ یہ خوشی کا موقع نہیں ہے۔ ذرا سوچنا چاہیئے، اپنے آپ میں ایمان پیدا کرنا چاہیئے، غیرت پیدا کرنی چاہیئے، ہم پختون تب ہوں گے کہ اس قسم کی یہ برے حالات ہم سے الگ کر لیں گے اور وہی پالیسی لائیں گے جو کہ افغانستان کیساتھ 1997ء سے پہلے تھی، اس پہ ذرا تدبر کریں۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔ شیر اعظم خان، وزیر صاحب۔ سنگل ٹچ۔

وزیر محنت: جناب سپیکر! زۂ مشکور یم چه ما ته مو موقع راکړه حالانکه تاسو په دیکښې مونږ سره لږ زیاتے کوئ سر، چه مونږ ته اکثر موقع نه راکوئ، ډیره کمه ئے راکوئ۔ دا سحر نه زۂ عرض کوم چه مونږ ته هم د یوے خبرے موقع ملاؤ شی خو بیا هم ستاسو شکریه چه بیا د اجازت راکړو، نو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د خوشحالئ خبرے اوکړه، د خوشحالی خبرے، خفگان پریږده۔

وزیر محنت: د خوشحالئ خبرے، نن خو یوه ورځ ډیره مبارکه ده او شب برات شپه وه بیگا، لکه څه رنگے چه شاه صاحب اووئیل ورځ ډیره مبارک ده او د خوشئ ورځ ده۔ دا مشرف صدر یا جرنیل خو اوس پاتے شو، دا مشرف که ستاسو یاد وی سپیکر صاحب، په 12 اکتوبر 1999ء دۂ چه کله اول تقریر کښې اووئیل، دا زما ملگرو ته به یاد وی چه "میں فیلڈ مارشل ایوب خان نہیں ہوں، میں ضیاء الحق نہیں ہوں،

میں یحیٰ خان نہیں ہوں، میں مشرف ہوں"، هغے ورځے نه مونږ ته پته اولګیده چه دا صرف زمونږ د مسلمانانو، د پښتنو دشمن نه دے بلکه دا د دے ملک هم دشمن دے۔ نو هغه دهٔ په دے خپل نهه کالو کښې ثابته کړه، د ملک هم دے دشمن ثابت شو او د پښتون هم ثابت شو، د مسلمان هم ثابت شو، د ټول پاکستان ثابت شو خو د غه وخت کښې، دا نهه کاله خو ډیر عمر دے، په دیکښې خو زمونږ ورونړو ته، پښتنو ته، دے صوبه ته ئے د ټول پاکستان نه زیات نقصان ورکړے دے۔ بیا خاصکر زمونږ وزیرستان، شروع ئے زمونږ نه کړے ده، د وزیرستان نه ئے کړے ده، بیا زمونږ د باجوړ ورونړه، بیا د هغے نه بعد د سوات، دا تباهي چه دهٔ کړے ده، دا په ریکارډ راغلے ده، دا په دے یو لفظ باندے چه که څوک دهٔ ته Safe passage ورکړي چه ما تا ته Passage درکړو، دے باندے نه شي معاف کیدلے، الله تعالیٰ خو به بیل حساب کوي خو انشاء الله په دے دنیا به هم د دهٔ سره حساب کیږي چه تر څو پورے زمونږ دا قائدین، لکه آصف علي زرداري صاحب، چه چا ته زهٔ خراج تحسین پیش کوم، جناب اسفندیار ولي صاحب ته او دغسے نواز شریف صاحب ته او جناب مولانا فضل الرحمن صاحب ته، ټولو ته زهٔ خراج تحسین پیش کوم چه في الحال مو د دے سړي نه، دے مصیبت نه ځان خلاص کړو خو دغے مطلب هر ګز دا نه دے چه دا د معاف کولوشے نه دے، نه به انشاء الله دا معاف کیږي۔ دهٔ یو جرم نه دے کړے، لس ئے نه دي کړي، سل ئے نه دي کړي، زرګونه جرمونه ئے کړي دي۔ نن خو د صفائي موقع پش کوله، دا صفائي نه ده، انشاء الله دا د وخت سره به ئے پته لګي چه کله Situation ټهیک شي چه اوګورئ دے ملک کښې پاتے کیږي او که دے تښتي، دے چرته ځي؟ بیا به د هغے مطابق انشاءالله دا جمهوري قوتونه د دهٔ خلاف ضرور قدم اخلي۔ زهٔ ډیر خوشحاله یم چه دلته زمونږ ورونړه (ق) والا هم دلته موجود وو او خوشحالي ئے هم ظاهره کړه خو (ق) لیګ خو تر آخر وخته پورے په دے مشرف پورے خوښ وو، په دے مشرف پورے خوښ وو، بالکل ئے نه پریښودو۔ د مشرف عزتمنده طریقه دا وه چه شپه اتلسم فروري کښې، 18 فروري کښې چه سوله کروړ عوام د دهٔ خلاف فیصله اوکړه، دومره عزتمنده طریقه د دهٔ د پاره بله نه وه، ورځ په ورځ د دهٔ عزت خرابیدو او اوس خو ئے لاش پاتے وو، لاش، خو بیا هم زمونږ قائدینو

دومره کمال اوکړو چه په دیکښ هیڅ څه زړه بدګی نه راغله، چا ته یو سپیړه هم خلاصه نه شوه، مړی اوشو خو خود اوشو، مړی خود بخود نه اوشو خو زهٔ دا وایم چه زمونږ د خپلو خلقو چه کومے وینے تویے شویے دی، هغه حقوق مونږ محفوظ ساتو، هغه مونږ په Safe passage باندے معاف کوؤ هرگز نه۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاءاللہ۔

<u>وزیر محنت</u>: مولانا صاحب ته هم دا عرض کوم مسټر سپیکر، مولانا صاحب دلته ډیرے ښکلے خبرے اوکړے چه بالکل دا تسلسل د ختم شی، د مشرف پالیسی د ختم شی، زهٔ دا وایمه که دوئ لږ پینځه کاله مخکښ دا سوچ کړے وے، دا پینځه کاله مخکښ چه حکومت ئے اوکړو، که په هغے کښ دوئ داسے سوچ کړے وے کیدے شی چه نن مونږ ته ډیره آسانه وه، دومره گرانه به نه وه۔ که دوئ پینځه کاله مخکښ لږ دا سوچ کړے وے چه دا مشرف باوردی یا دا مشرف سره وخت تیرول، دا پینځه کاله چه دوئ تیر کړی دی په مارشل لاء کښ، نو زما عرض دا دے چه اوس ستاسو په وساطت سره زهٔ هغه طاقتونو ته سپیکر صاحب، خواست کوم چه اوس چه چا سره ظلم شوے دے، هغه One by one چه څه رنگے په ریکارډ باندے موجود دی، هغه د هر چا نه پوښتنه اوشی چا سره ظلم شوے دے؟ زمونږ وزیرستان نه ستړارتړ اغستے دے او اختتام ئے په وزیرستان کړے دے، دا قطعاً د معافئ قابل جرمونه نه دی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Mr. Wajid Ali Khan, please.

<u>جناب واجد علی خان(وزیر ماحولیات)</u>: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ یقیناً نن په دے ملک کښ د ټولو جمهوری قوتونو د ګټے او د فتح ورځ ده لکه څنګه چه ډیرو ملګرو اووئیل چه د یو ډیر لوئے جد و جهد نه روستو دا فیصله اوشوه۔ زهٔ سوچ کوم چه د 1958ء نه را واخله دا د ایوب خان هغه روح دے چه دا په دے ایوان صدر کښ او په دیکښ ګرځی او که دا روح موجود وی، نو یقیناً چه وقتاً فوقتاً به دا فوجی مارشل لاء ګانے چه دی، هغه به راځی او په دے ملک کښ به د دے دا تسلسل وی خو دا کومه د تدبر مظاهره چه نن دے جمهوری قوتونو اوکړه او د دے روح د ویستو انتظام ئے اوکړو، نو یقیناً چه دا په دے ملک کښ د مارشل لاء راوستو آخیرنئ مرحله وه چه دا ختمه شوه، خو آیا چه دا مارشل لاء دا مرحله

ختمه شوه او جنرل مشرف چه د دهٔ نوم پرویز دے خو مونږ ئے به مشرف یادوؤ، مشرف ئے د پلار نوم دے، دا جنرل پرویز چه موجود دے اوس هم موجود دے، دے د خپلو پالیسو په شکل کښې موجود دے، که دا پالیسی په دے ملک کښې وی او دا پالیسی چلیږی نو بیا که مشرف وی او که نه وی، بنیادی خبره دا ده چه په دے ملک کښې د بنیادی جمهوری وفاقی حکومت جوړ شی چه په دیکښې صوبائی حکومتونو ته مکمل صوبائی خود مختاری ملاؤ شی، په دیکښې بشری حقوق چه محفوظ شی، په دیکښې د پریس آزادی مکمله شی، په دے ملک کښې د جمهوریت چه څومره Norms دی، هغه په اصلی معنو کښې په دے ملک کښې نافذ شی نو مونږ به دا اوګڼړو چه جنرل مشرف چه دے، هغه د ایوب خان هغه روح چه دے، هغه د ایوان صدر نه اووتو۔ که دا ټولے قیصے موجود وی نو بیا که جنرل مشرف وی او یا د هغه په ځائے بل سولین سړے ناست وی نو هغه د دے ملک د پاره د هیڅ قسمه د تبدیلئ ذریعه نه ده۔ نو زمونږ به دا خواست وی د دے هاؤس په وساطت سره چه آئنده چه څومره Amendments په دے وفاقی سطح باندے کیږی، په هغے کښې دا خبره یقینی شی چه د دے صوبائی حقوقو تعین د Concurrent list د ختمیدو سره د صوبائی خود مختاری چه ده، هغه عملی کړے شی۔ یقیناً چه دا آئین چه په 1973ء کښې کوم جوړ شوے وو، هغه په اصلی روح سره هغه په دے ملک کښې بحال شی نو د ملک د وړو صوبو د دے حقوقو تحفظ به اوشی او که داسے نه وی نو دا ګرانه ده چه مونږه دا اووایو چه نن مونږ خوشحالی کوؤ چه جنرل مشرف لاړ، که جنرل مشرف لاړ شی، هغه یو سړے دے، که د هغه د پالیسو تسلسل وی نو هغه پالیسی چه ده، هغه زمونږ د ملک او د دے وطن د خلقو په بنیګړه باندے نه تمامیږی۔ جناب سپیکر صاحب! یوه خبره چه زهٔ کول غواړم، هغه دا ده چه د نن قیادت چه دے، جمهوری قوتونه چه دی، دا ټول د دے حکومت او د دے پالیسئ په شا باندے ولاړ دی نو پکار دا ده چه د دے وخت او د دے موقع نه فائده واغستے شی او هغه پالیسئ چه د جمهوری روح مطابق وی، په دے ملک کښې د هغے نفاذ اوشی۔ هغه په دے ملک کښې د اجتماعی شعور مظاهره چه کومه شوے ده، دا قوم چه د دے اجتماعی شعور مظاهره کړے ده څکه جنرل پرویز مشرف ئے په دے مجبوره کړو چه هغه استعفیٰ

ورکړه۔ که دا اجتماعی شعور وی، دا اجتماعی سوچ وی، دا یو ارتقائی عمل چه نن دے حد ته راورسیدو دا به مخکښ ځی او دا د وخت آواز دے چه ارتقائی عمل، جمهوری قوتونه، جمهوری سسټم به په دے ملک کښ مضبوطیږی۔ زهٔ په دے یوه خبره باندے دے هاؤس ته، ټولو جمهوری قوتونو ته، پریس ته، په دے ملک کښ چه څوک هم د جمهوریت د پاره جدو جهد کوی یا ئے کړے دے، هغه ټولو ته سلام پیش کوم۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه، جی۔ یو ضروری خبره د سوات زمونږ یو معزز ممبر د طرف نه راغله نو رحیم داد خان، سینیئر وزیر صاحب ته د دے هاؤس د طرف نه یو ذمه داری ورکوؤ چه سوات، باجوړ، مهمندو کښ ډیرو خلقو د حج د پاره هغه Formalities نه دی پوره کړی د کرفیو د وجه نه، نو نن آخیرنے تاریخ دے د دے حج د داخلو، نو مرکزی حکومت سره به تاسو دا Tackle کوئ چه د دغه علاقو د پاره غور اوکړی په دے باندے لږ۔

جناب رحیم داد خان [سینیئر وزیر (منصوبہ بندی وترقی وتوانائی)]: هاؤس نه چه لاړ شو نو دا به فوراً اوکړو۔

Mr. Speaker: Thank you very much. The House is adjourned till 10.30 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 19 اگست 2008 صبح دس بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہوگیا)